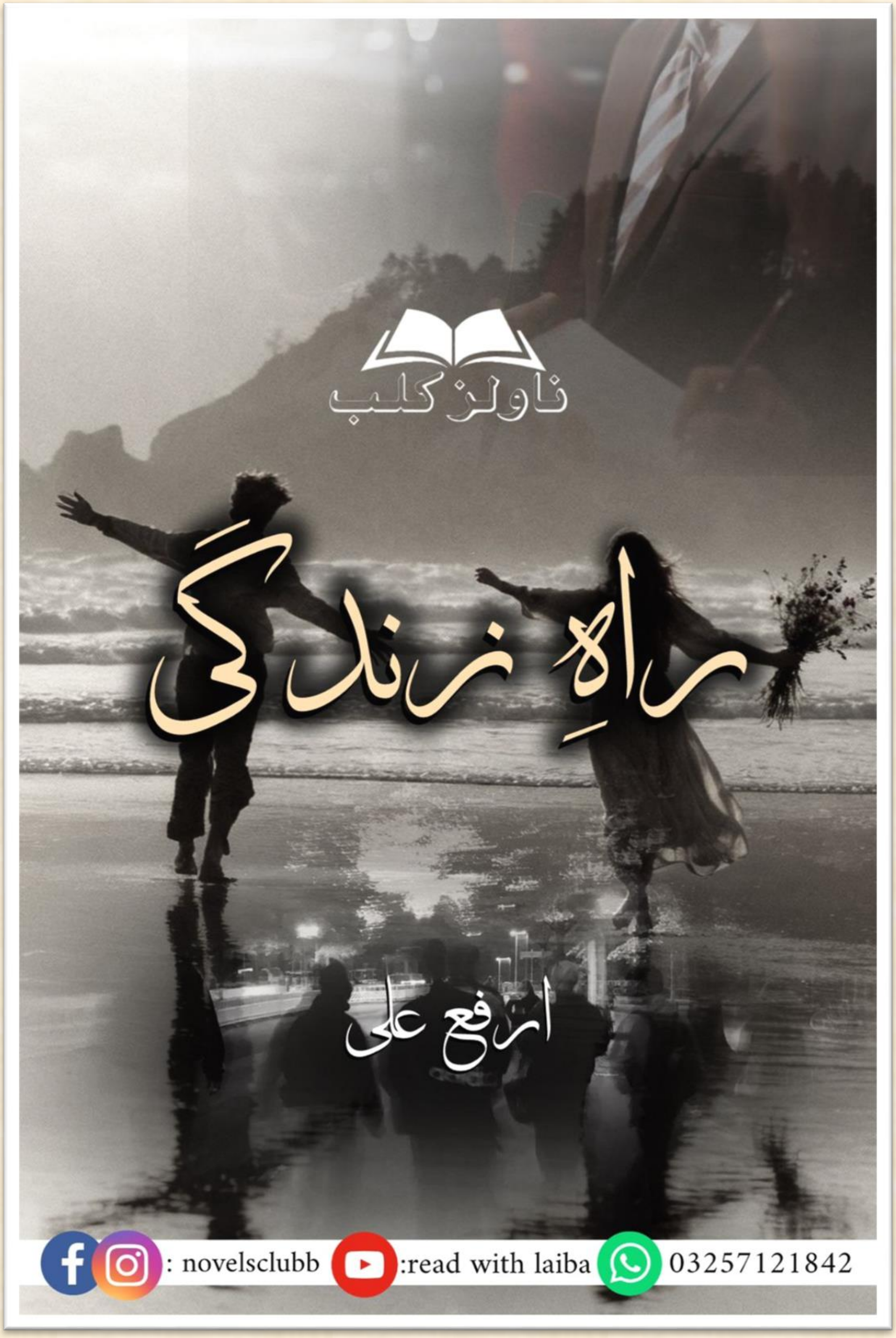
ناولز کلب
راہِ زندگی
ارفع علی
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

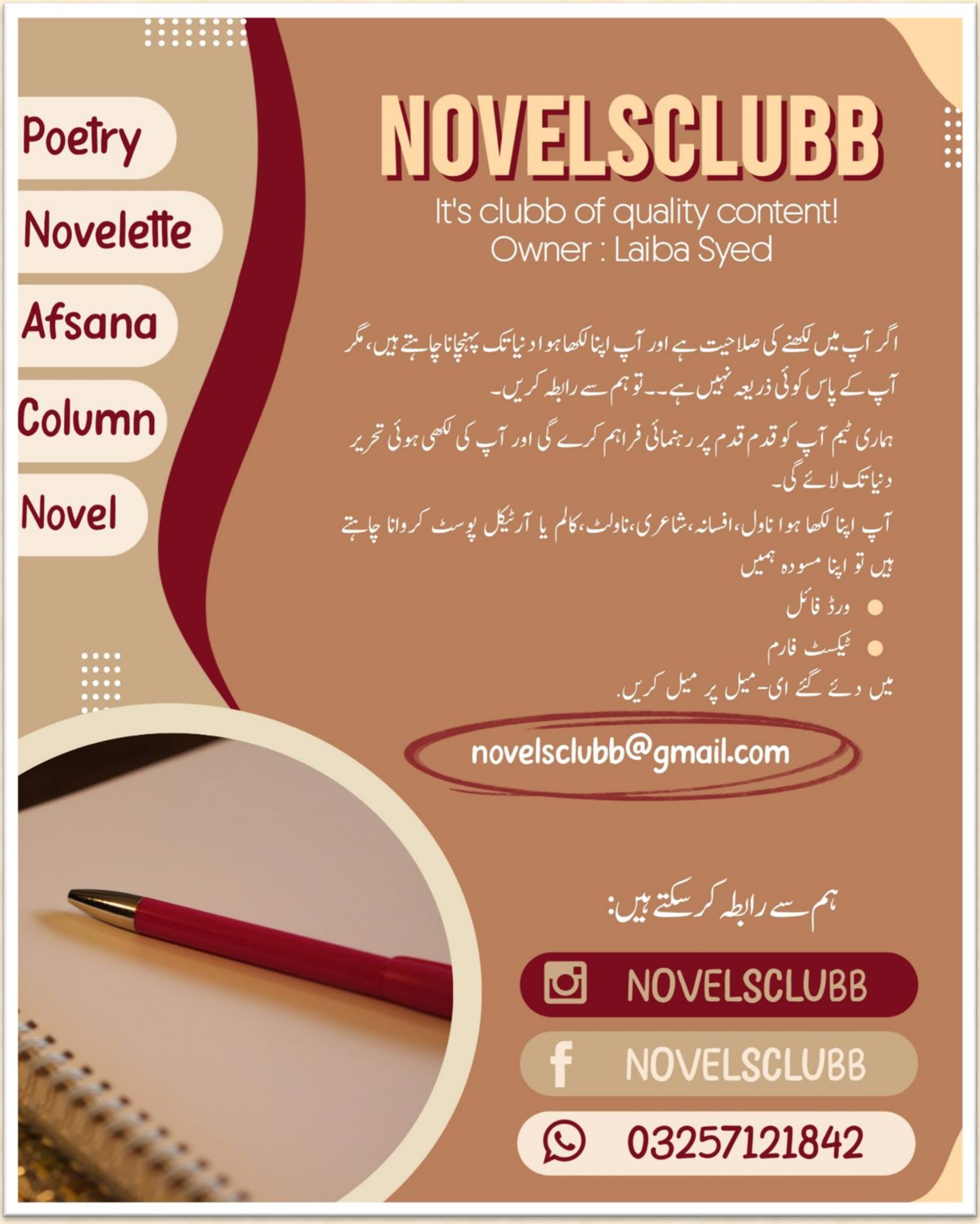
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

راہِ زندگی

از قلم

ارفع علی

Clubb of Quality Content!

راہِ زندگی

از قلم :ارفع علی

قسط :5

وہ رات دس بجے کے قریب کراچی کے لیے روانہ ہوگئے تھے ان کے جانے کے بعد ہانیہ اداسی سے لاؤنج میں بیٹھ گئی اسے راحیل کی بات یاد آئی تو نا جانے کیوں اس کی آنکھیں پھر سے نم ہوگئیں اس نے دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے اور اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ تبھی اس کا دھیان ریحان کی جانب گیا وہ پریشانی میں ٹہل رہا تھا اس نے آگے

بڑھ کر پوچھنا چاہا تبھی اس نے اپنے قدم روکے وہ اس سے کچھ پوچھتی تو وہ اسے ڈانٹتا وہ دلبر داشتہ ہوتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

****

وہ صوفے پر بیٹھا ہوا اس کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ لڑکی حاضرِ جواب اور ذہین تھی، اس نے اپنے خیالوں کو جھٹکا اور ٹیبل سے موبائل اٹھا کر نمبر ڈائل کیا تو کچھ دیر بعد کال رسیو کی گئی۔

"میں نے تمہیں کچھ کام دیا تھا۔" اس نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں، ریاض کی فیمیلی کچھ دیر پہلے کراچی کے لیے نکل گئی ہے، میں نے اپنے آدمیوں کو ان کے پیچھے بھیجا ہے۔" اس آدمی نے بتایا۔

"ٹھیک ہے، صرف فائرنگ کرنی ہے کسی کو نقصان مت پہچانا۔" فواد نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔" اس آدمی نے کہا تو فواد نے کال کاٹی اور اٹھ کر بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔ وہ جیسے ہی بیڈ پر بیٹھا اس نے آنکھیں موندیں تبھی ماضی کی کچھ یادیں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگیں۔

"فواد جلدی کرو مجھے یونیورسٹی کے لیے دیر ہو رہی ہے۔" ساجد نے گھڑی میں ٹائم دیکھا جہاں صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔

"ناشتہ تو کرو، تمہارے حصے کا ناشتہ بھی عماد اڑا رہا ہے۔" فواد نے مزاحیہ انداز میں کہا تو اسے

ہنسی آگئی۔

"میں یونیورسٹی میں ناشتہ کرلوں گا تم باہر آؤ۔" ساجد نے کہا اور اپنا بیگ اٹھائے باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا جبکہ اس نے جلدی سے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر آیا تو وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا موبائل استعمال کر رہا تھا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"ہونے والی بھابھی سے بات کر رہے ہو کیا؟" فواد کی بات سن کر اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا اس نے موبائل کو رکھا۔

"تمہیں اس بات سے مطلب نہیں ہونا چاہیے سمجھے؟" اس نے غصے میں ڈپٹا تو فواد نے حیرانی سے اسے دیکھا وہ کیوں اسے ڈپٹ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آئی۔

"تم غصہ کیوں کر رہے ہو؟ میں نے تو صرف پوچھا ہے۔" فواد نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تو اس نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی۔

"تم مجھے یہ بتاؤ، تمہاری کالج کی پڑھائی کیسی ہو رہی ہے؟ پیپرز ہو گئے کیا؟" اس نے اپنے غصے پر قابو کیا اور اس سے پوچھا تو فواد نے منہ بنایا۔

"پڑھائی اچھی ہو رہی ہے، پیپرز ابھی نہیں ہوئے۔"

اس نے بتایا تو ساجد نے اس کے کالج کے سامنے کار روکی وہ بیگ اٹھا کر باہر آیا۔

"اپنی پڑھائی پر توجہ دو۔" ساجد نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر چلا گیا

جبکہ اس نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی اور کار کو آگے بڑھا گیا۔

اس کی آنکھوں میں نمی آگئی تو اس نے فوراً آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا اس کا بھائی آج اسے شدت سے یاد آ رہا تھا اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ اٹھ کر اسٹڈی روم میں چلا گیا۔

Clubb of Quality Content

****

رات کے گیارہ بج رہے تھے وہ کراچی جا رہے تھے۔

راحیل ڈرائیونگ کر رہا تھا جبکہ ریاض صاحب فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے پریشان تھے انہوں نے پیچھے دیکھا تحریم بیگم اور کنزہ بیک سیٹ پر بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں۔اچانک فائرنگ

کی آواز گونجی تو راحیل نے بیک ویو مرر سے دیکھا بائیک پر سوار کچھ آدمی فائرنگ کر رہے تھے اس نے کار کی اسپیڈ بڑھائی تو آدمی نے بھی اپنی بائیک کی اسپیڈ بڑھائی۔

"تم راستہ بدلو۔" ریاض صاحب نے کہا تو اس نے گاڑی کو موڑا۔

"بابا یہ فائرنگ کیوں کر رہے ہیں؟" کنزہ نے ناسمجھی سے پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"مجھے لگ رہا ہے فیصل نے انھیں یہاں بھیجا ہے۔" انہوں نے پر سوچ انداز میں کہا اور باہر دیکھنے لگے بائیک پر سوار آدمی نے بائیک کو ٹرن کیا اور چلا گیا جبکہ انہوں نے پر سکون ہو کر سیٹ سے ٹیک لگا لی۔

"فیصل انکل نے انھیں یہاں کیوں بھیجا ہو گا؟" کنزہ نے ناسمجھی سے پوچھا تو وہ خاموش ہی رہے۔

"تمہیں وجہ نہیں پتا؟" راحیل نے حیرانی سے پوچھا۔

"نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں نے کنزہ کو کچھ نہیں بتایا۔" تحریم بیگم نے کہا تو انھیں بات کی سمجھ آئی۔ گاڑی میں خاموشی چھا گئی جبکہ کنزہ نے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا کسی نے کچھ نہیں بتایا تو اس نے آرام کرنے کی غرض سے آنکھیں موند لیں۔

****

رات کے بارہ بج رہے تھے وہ پولیس یونیفارم میں ملبوس ہاتھ میں گن اٹھائے ہوئے تھے۔ کچھ دیر پہلے ہی وہ اس علاقے میں آئے تھے انھیں بتایا گیا تھا اس علاقے میں رات کے وقت چوری جیسی واردات ہوتی ہیں وہ گلی کے نکر میں کھڑے ہو گئے۔

"رضوان تم اس طرف چلے جاؤ۔" آفیسر نے اسے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے قدم آگے بڑھائے وہ ارد گرد دیکھتا ہوا چل رہا تھا جب بائیک کی آواز سن کر وہ رک گیا۔ کچھ لوگ بائیک پر سوار تھے۔ ان کے ہاتھ میں گن تھی رضوان سائیڈ میں ہو گیا اور انھیں دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ بائیک سے اتر کر آئے اور ارد گرد دیکھنے لگے۔

"تم اس گھر میں جاؤ، میں وہاں جاتا ہوں۔" آدمی نے سرگوشی کی جبکہ رضوان نے اپنے قدم آگے بڑھائے اور ان کی طرف گیا۔

"کیا کر رہے ہو تم؟" آدمی جیسے ہی گھر کی جانب بڑھا رضوان نے اسے روکتے ہوئے پوچھا تو وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگا۔

"پولیس۔" آدمی منمنایا تھا۔

"ہاں پولیس، گن مجھے دو۔" رضوان نے کہا تو اس نے ارد گرد دیکھا اس کے ساتھ جو آدمی آیا تھا وہ اب اسے دیکھ رہا تھا جیسے ہی رضوان نے قدم آگے بڑھائے ان آدمیوں نے فائرنگ کرنا شروع کر دی پولیس آفیسرز بھاگتے ہوئے وہاں آئے۔

"ہمیں جانے دو۔" آدمی نے گن کا رخ رضوان کی جانب کیا تو اس نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"کیوں جانے دوں؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تب تک پولیس آفیسرز وہاں آچکے تھے۔ اس آدمی نے جیسے ہی بھاگنے کی کوشش کی پولیس کانسٹیبل نے اسے روکا جبکہ اس کے ساتھ جو آدمی تھا وہ بھاگنے لگا تو رضوان بھی اس کے پیچھے بھاگا اور اسے پکڑ لیا۔

"کیا کر رہے تھے یہاں؟" رضوان نے دبی ہوئی آواز میں دریافت کیا۔

"ہمیں جانے دو۔" اس آدمی نے دھکا دینے کی کوشش کی تو رضوان نے اس کے چہرے پر مکا رسید کیا وہ آدمی چیخنے لگا تو پولیس کانسٹیبل وہاں آیا اور اسے پکڑ کر گاڑی کی جانب بڑھ گیا جبکہ رضوان نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا اور ان کے ساتھ گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

****

صبح کے آٹھ بج رہے تھے وہ کراچی جانے کے لیے تیار تھا اس نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور پاسورڈ لگایا تو اسکرین پر میسج آیا۔

میرا مشن مکمل ہو گیا ہے۔" رضوان کے نمبر سے میسج تھا۔

اس نے ریپلائی کر کے موبائل کو آف کیا تبھی کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔

"آ جاؤ۔" اس نے اجازت دی تو عماد کمرے کے اندر داخل ہوا۔

"بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" اس نے آہستہ سے بتایا تو فواد نے ناسمجھی سے اسے دیکھا وہ کب اتنا سنجیدہ ہوتا تھا۔

"ہاں بتاؤ۔" وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میری یونیورسٹی کی چھٹیاں ہیں، میں بھی کراچی چلوں گا۔" اس نے بتا کر سامنے دیکھا فواد اسے گھور رہا تھا۔

"کیوں چلو گے ؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"کراچی شہر گھوموں گا۔" اس نے جلدی سے جواب دیا۔

"تم نے پچھلی بار بھی یہی جواب دیا تھا۔" فواد نے اسے یاد دلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اس بار وجہ کچھ اور ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے

بتایا تو فواد نے ابرو اچکائی۔

"کیا وجہ ہے؟" اس نے تجسس کے سبب پوچھا۔

"مجھے آپ کے لیے لڑکی ڈھونڈنی ہے۔" اس نے کہا اور دروازے کی جانب بھاگا۔

"کیا مطلب ہے؟" فواد نے ناسمجھی سے پوچھا تو اس کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔

"آپ نے بتایا نہیں آپ کو کوئی لڑکی پسند ہے۔"اس نے پر سوچ انداز میں کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے مجھے کوئی لڑکی پسند ہے۔"اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ آپ کو لڑکی پسند ہے آپ نے بھی نہیں بتایا۔اس لیے تو کراچی چل رہا ہوں تاکہ مجھے پتا چلے کہ کوئی لڑکی آپ کو پسند ہے کیا؟"اس نے بتایا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

"تم اس لیے کراچی چل رہے ہو؟"اس نے پوچھا تو وہ مسکرانے لگا۔

"ہاں! ویسے نیوز اینکر بھی اچھی ہے۔"عماد نے یاد آنے پر کہا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

"نیوز اینکر۔"فواد بڑبڑایا تھا۔

"میں بیگ پیک کرنے جا رہا ہوں۔"عماد نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو کر رہ گیا۔

****

وہ لاؤنج میں آیا تو فیصل صاحب صوفے پر براجمان تھے جبکہ سدرہ بیگم کچن میں کام کر رہی تھیں اس نے سلام کیا اور صوفے پر بیٹھ گیا تو فیصل صاحب نے اسے سلام کا جواب دیا اور اخبار کو ٹیبل پر رکھا۔

"تم عماد کو بھی ساتھ لے کر جا رہے ہو کیا؟" انہوں نے پوچھا۔

"جی بابا، وہ کراچی جانا چاہتا ہے۔" اس نے جواباً بتایا۔

"اس کا اور اپنا خیال رکھنا۔" فیصل صاحب نے فکرمندی سے کہا۔

"آپ فکر مت کریں، میں خیال رکھوں گا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور انھیں اپنی جاب کے بارے میں بتانے لگا۔

"ماما، بابا آپ دونوں بھی کراچی چلیں۔" عماد نے اپنے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہا اس کا کمرہ نیچے والے فلور پر تھا۔

"ہم اگلے ہفتے آئیں گے، ابھی مجھے یہاں کام ہے۔" فیصل صاحب نے بتایا۔

"یہ تو خوشی کی بات ہے۔" فواد نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواباً وہ بھی مسکرا دیے۔

"عماد، فواد کو تنگ مت کرنا، اور اپنا خیال رکھنا۔" فیصل صاحب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے فواد کی طرف دیکھا۔

"میں اسے تنگ کرنے کے لیے ہی کراچی جا رہا ہوں۔" اس نے شرارتی لہجے میں کہا تو وہ دونوں مسکرانے لگے۔

"پھر تو تمہیں نہیں جانا چاہیے۔" فیصل صاحب نے پر سوچ انداز میں کہا تو وہ نا سمجھی سے انھیں دیکھنے لگا۔

"اتنے مہینوں بعد مجھے کراچی جانے کا موقع ملا ہے، پولیس آفیسر فواد کے پیسوں سے خوب شاپنگ کروں گا، ریستوران میں کھانا کھاؤں گا۔" وہ نان اسٹاپ بولنا شروع ہو گیا تھا جبکہ اس کی بات سن کر وہ مسکرانے لگے۔ سدرہ بیگم لوازمات سے بھرا ٹرے لے کر وہاں آئیں اور اسے ٹیبل پر رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فواد کراچی میں رہتا ہے، تم بھی جاؤ گے تو میں اداس ہو جاؤں گی۔" سدرہ بیگم نے نم آنکھوں سے انھیں دیکھا۔

"ماما اگلے ہفتے آپ بھی تو بابا کے ساتھ کراچی آئیں گی، اداس مت ہوں۔" عماد نے سنجیدگی سے کہا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگے کچھ دیر قبل وہ مسکرا رہا تھا اور اب سدرہ بیگم کو اداس دیکھ کر وہ بھی اداس ہو گیا تھا۔

"میں جب سے کراچی گیا ہوں، آپ مجھے بھول گئی ہیں۔" فواد نے شرارتی لہجے میں کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں، تم مجھے بہت عزیز ہو، تمہیں پتا بھی ہے تم جب سے کراچی گئے ہو میں تمہارے لیے بہت پریشان رہتی ہوں۔" سدرہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

"ماما میں بھی آپ کو بہت یاد کرتا ہوں، آپ اداس مت ہوں میں کوشش کروں گا ہر ہفتے سکھر آیا کروں۔" اس نے انھیں دلاسہ دینا چاہا تو سدرہ بیگم نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

ناولز کلب

"اپنااور عماد کا خیال رکھنااور کراچی پہنچ کر ہمیں اطلاع دینا۔"انہوں نے فکر مندی سے کہاتو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جی۔"فواد نے کہااور ان دونوں سے ملاتو عماد بھی مسکراتاہوا ان کے پاس آیا۔

"ماما بابا میں تو بہت خوش ہوں آپ دونوں بھی خوش ہو جائیں۔"اس نے شرارتی لہجے میں کہا توان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"ہم بھی خوش ہیں۔"فیصل صاحب نے کہاتو وہ ان سے مل کر باہری دروازے کی جانب بڑھ گئے

اور باہر آکر کار میں بیٹھے تو ڈرائیور نے کار اسٹارٹ کی اور کراچی کے لیے روانہ ہو گئے۔

****

Clubb of Quality Content!

وہ گاڑی سے باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی جب اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی اس نے پرس سے موبائل نکالا اور دیکھا اس کے آفس سے میسج کیا گیا تھا اس نے بعد میں بات کرنے کا سوچا اور موبائل کو واپس رکھا تبھی راحیل نے گھر کے سامنے کار روکی تو اس نے مسکراتے ہوئے شیشے سے باہر دیکھا ریاض صاحب کار سے باہر نکلے تو ملازم ان کے پاس آیا اور بات کرنے کے بعد اس نے کار سے بیگ نکالے اور گھر کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ باہر آئی اور تحریم بیگم کے لیے کار کا دروازہ کھولا تو انہوں نے خوشی سے اس کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئیں۔ریاض صاحب نے راحیل کو بلایا تو اس نے ڈش بورڈ سے اپنا موبائل اٹھایا اور باہر آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بابا مجھے کچھ کام ہے میں آفس جا رہا ہوں۔"

اس نے پریشانی میں بتایا۔

"ابھی سکھر سے آئے ہو، آرام کرو کل چلے جانا۔"

انہوں نے کہا۔وہ انھیں کافی پریشان اور تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

"بابا ضروری کام ہے، میں کوشش کروں گا جلدی گھر واپس آؤں۔" اس نے فوراً کہا تو ریاض صاحب نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"ایسا کونسا ضروری کام ہے جو تم ابھی آفس جا رہے ہو؟" ریاض صاحب نے طنزیہ انداز میں پوچھا تو اس کے چہرے کا رنگ بھک سے اڑ گیا وہ خاموش رہا۔

"جواب دو۔" انہوں نے پوچھنا چاہا۔

"مجھے آفس جا کر فائل اٹھانی ہے۔" اس نے کچھ دیر کی توقف کے بعد کہا تو وہ اسے گھور کر رہ گئے۔

"ٹھیک ہے جلدی واپس آجانا۔" ریاض صاحب نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کی جانب بڑھ گیا جبکہ انہوں نے موبائل میں نمبر ڈائل کیا تو فوراً کال اٹینڈ کی گئی۔

"راحیل کی کار کا پیچھا کرو اور مجھے بتاؤ وہ کہاں جا رہا ہے۔" انہوں نے آہستہ سے بات کی اور اپنے قدم گھر کی جانب بڑھائے۔

"ٹھیک ہے۔" آدمی نے جواباً کہا تو ریاض صاحب نے کال کاٹی اور لاؤنج کی جانب بڑھ گئے۔

****

وہ اپنے کمرے میں آکر سو گئی تھی۔اس کے موبائل کی رنگ ٹون کب سے بج رہی تھی اس نے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور کال اٹینڈ کی۔

"ہم تمہارے گھر آئے ہیں، لاؤنج میں بیٹھے ہوئے کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں ملازمہ نے بتایا تم سو رہی ہو سارہ نے کہا واپس گھر چلتے ہیں میں نے سوچا تمہیں کال کر کے اطلاع دوں ہم واپس جا رہے ہیں۔" وردہ نے بتایا تو وہ بیڈ سے اتری اور چپل پہن کر کمرے سے باہر آئی۔خوشی کے سبب اس نے جواب بھی نہیں دیا تھا جبکہ وردہ مسلسل بول رہی تھی۔

وہ لاؤنج میں آئی تو سارہ اور وردہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

"میں نے وردہ سے کہا کل کنزہ سے ملنے چلیں گے

لیکن یہ ضد کرنے لگی اس لیے ہم تم سے ملنے آئے۔" سارہ نے بتایا۔

"مجھے کنزہ کی یاد آرہی تھی اس لیے میں نے ضد کی تھی۔"وردہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"مجھے بھی تم دونوں کی یاد آرہی تھی۔"کنزہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔اس لیے ہمیں کال نہیں کرتی تھی؟"وردہ نے اسے گھورا۔

"تم ناراض تومت ہو۔"کنزہ نے کہاتووہ ہنسنے

لگی۔

"تم سے ناراض کیوں ہوں گی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سارہ اس نے تمہیں تنگ تو نہیں کیا؟"کنزہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی اوراس سے پوچھاتو سارہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"سارہ تم روکیوں رہی ہو؟"اس نے فکر مندی سے

پوچھاتووہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"سارہ کا رشتہ جس لڑکے سے طے ہوا تھا اس نے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے،یہ اس کی وجہ سے رورہی ہے۔"وردہ نے بتایاتووہ حیران ہی رہ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس نے شادی سے انکار کیوں کیا؟"اس نے غصے

میں دریافت کیا۔

"وہ اپنی کزن سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"وردہ نے بتایا۔

"تم مجھے اس لڑکے کا ایڈریس دو۔"اس نے سارہ

سے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"مجھے اس کے گھر کا ایڈریس نہیں پتا۔"اس نے

بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم رونا بند کرو، جس انسان کو ہماری قدر نہ ہو اس کے لیے رونا فضول ہے۔"کنزہ نے اسے چپ کرواتے ہوئے کہا تو اس نے اپنے آنسو صاف کئے۔اس کا رشتہ جس لڑکے سے ہوا تھا وہ اپنی کزن کو پسند کرتا تھا تو وہ اس کے لیے کیوں روتی۔

"جب رشتے والی نے رشتہ کروایا تھا تب اس لڑکے نے کیوں نہیں بتایا وہ اپنی کزن کو پسند کرتا ہے؟"وردہ نے پوچھا تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگیں۔

"اس کی والدہ اس رشتے سے ناخوش تھیں اس لیے انہوں نے رشتے والی سے رشتہ کروانے کا کہا تھا۔" سارہ نے بتایا تو انھیں سمجھ آئی۔

ملازمہ نے کچن سے آکر لوازمات سے بھرا ٹرے رکھا

اور کچن میں چلی گئی۔

"مجھے تم دونوں کو کچھ بتانا ہے۔" کنزہ نے کہا تو وہ اس کی جانب دیکھنے لگیں۔

"کیا بتانا ہے؟" سارہ نے تجسس کے سبب پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فواد سکھر شہر میں رہتا ہے۔" اس نے ساری بات انھیں بتائی تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگیں۔

"تم اس کے گھر گئی تھی کیا؟" وردہ نے پوچھا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"میں اس کے گھر کیوں جاؤں گی؟" اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ ہنسنے لگیں۔

"ویسے پولیس آفیسر ہینڈسم ہے۔" سارہ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"میں آنٹی کو بتاؤں گی۔" کنزہ نے غصے میں کہا تو وہ پریشان ہو گئی۔

"تم ماما کو مت بتانا وہ مجھے ڈانٹیں گی۔" اس نے منع کیا۔

"ٹھیک ہے، تم چائے پیو۔" کنزہ نے چائے کا کپ اٹھایا تو انہوں نے بھی کپ اٹھایا تبھی وردہ کے موبائل کی رنگ ٹون بجی تو اس نے پرس سے موبائل نکالا اور نمبر دیکھا۔

"ماما کے نمبر سے کال ہے۔" وردہ نے بتایا اور کال

اٹینڈ کر کے صوفے سے اٹھ گئی اور سائیڈ پر جا کر بات کرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی والدہ نے بات کر کے رابطہ منقطع کیا تو وہ

صوفے کی طرف جانے لگی تبھی اس کی نظر راحیل پر گئی وہ موبائل میں نظریں کئے آ رہا تھا اسے دیکھ کر رک گیا۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟" اس نے موبائل کو آف کیا اور اس سے پوچھا تو اسے خوشی ہوئی۔

"کنزہ سے ملنے آئی ہوں، تمہیں کوئی مسئلہ ہے کیا؟" اس نے گھورتے ہوئے پوچھا تو وہ غصے میں اسے دیکھنے لگا۔

"وہ تھکی ہوئی ہے اور تم ملنے آگئی۔" اس نے طنزیہ انداز میں کہا تو اس نے کنزہ کی طرف دیکھا جو مسکرا کر سارہ سے بات کر رہی تھی۔

"تم بھی سکھر سے آئے ہو، تھکے ہوئے ہوگے پھر باہر کیوں گئے تھے؟" وردہ نے اس کی بات کو نظرانداز کر کے پرسوچ انداز میں پوچھا۔

"میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں۔" راحیل نے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ اپنا غصہ ضبط کرتی ہوئی صوفے کی طرف آئی۔

"گھر چلیں، ماما نے جلدی آنے کا کہا ہے۔" اس نے

بتایا تو سارہ نے اثبات میں سر ہلایا اور صوفے سے اٹھ گئی۔

"اپنا خیال رکھنا۔" کنزہ نے کہا تو وہ مسکرانے لگی۔

"ٹھیک ہے۔" سارہ نے کہا اور وردہ سے بات کرتی ہوئی باہری دروازے کی جانب بڑھ گئی جبکہ کنزہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

****

شام کے چھ بج رہے تھے وہ کراچی پہنچ گئے تھے۔

اس نے اپنے فلیٹ کے سامنے کار روکی اور باہر نکل آیا تو عماد نے اپنا موبائل سیٹ سے اٹھایا اور کار سے باہر آیا۔ گارڈز نے اپنی کار کو پارک کیا اور فواد کی طرف آئے۔

"آرام کرو، کل مجھے آفس جانا ہے تب ڈیوٹی پر آجانا۔" فواد نے انھیں کہا۔

"ٹھیک ہے۔" سیکیورٹی گارڈ نے کہا اور اپنے قدم آگے بڑھا دیے۔ ان کا گھر اسی گلی میں تھا۔

"رضوان کہاں ہے؟" عماد کے پوچھنے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے اس سے کال کر کے پوچھا تھا وہ ڈیوٹی سے آگیا ہے، فلیٹ میں ہے۔" اس نے بتایا تو عماد نے کار سے اپنا بیگ نکالا اور اسے اٹھا کر اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔

فلیٹ کے اندر جیسے ہی داخل ہو لاؤنج بنا ہوا تھا،

اس میں چار کمرے تھے جبکہ سائیڈ پر کچن بنا ہوا تھا۔ دیواروں پر سفید رنگ کیا گیا تھا۔ وہ کمرے کے اندر داخل ہوا وہاں براؤن رنگ کا فرنیچر رکھا گیا تھا۔ اس نے کمرے میں بیگ رکھا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔

طویل سفر طے کرنے کے باعث وہ تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا۔ وہ اپنی سوچوں میں مصروف تھا جب کمرے کا دروازہ نوکڈ ہوا۔

"السلام علیکم! کیسے ہو؟" رضوان نے کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"وعلیکم السلام! ٹھیک ہوں۔" اس نے جواباً کہا اور بیڈ سے اٹھ کر اس سے ملا۔

"تم آرام کرو، ڈنر پر بات ہو گی۔" رضوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عماد نے سونے کی غرض سے آنکھیں موند لیں۔

****

وہ لاؤنج میں بیٹھا ہوا موبائل استعمال کر رہا تھا جب اس کے موبائل کی بپ بجی اس نے کال اٹینڈ کی اور کان سے موبائل لگایا۔

"فواد میر میرے آدمیوں کو چھوڑ دو۔" موبائل کی اس طرف سے کہا گیا تو اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

"ایس ایچ او صاحب اب ان سے تمہاری ملاقات جیل میں ہو گی، تیار رہنا۔" اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا تو اسے غصہ ہی آ گیا۔ اس سے قبل کہ وہ کچھ بولتا فواد نے کال کاٹی اور صوفے سے اٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فواد کہاں جارہے ہو؟" اسے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر رضوان نے پوچھا۔ وہ صوفے پر بیٹھا ہوا موبائل استعمال کر رہا تھا۔ فواد کچھ دیر قبل آیا تھا اور آرام کرنے کے بجائے باہر جا رہا تھا۔

"کچھ کام ہے، واپس آکر بتاؤں گا۔" اس نے کہا اور باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

اس نے باہر آکر نمبر ڈائل کیا۔ کال جارہی تھی لیکن اس طرف سے اٹینڈ نہیں کی گئی فواد نے دوبارہ نمبر ڈائل کیا لیکن کال نہیں اٹھائی گئی اس نے موبائل آف کیا اور کار میں جا بیٹھا اور ڈرائیونگ اسٹارٹ کی۔ رات کے آٹھ بج رہے تھے اس نے کار کو پولیس اسٹیشن کے راستے پر ڈرائیو کیا پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد اس نے کار کو پولیس اسٹیشن کے سامنے روکا اور موبائل اٹھا کر کار سے باہر آیا۔

"سر آپ واپس کب آئے؟" پولیس کانسٹیبل نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"آج واپس آیا ہوں، کیسے ہو؟" فواد نے اسے بتا کر پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔" کانسٹیبل نے مسکراتے ہوئے بتایا تو وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔ اسے وہاں دیکھ کر پولیس کانسٹیبلز نے سلیوٹ کیا۔ اس نے کانسٹیبل کو بلا کر آدمیوں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا وہ جیل میں ہیں۔ وہ جیل کی طرف آیا۔

Clubb of Quality Content

"دروازہ کھولو، مجھے بات کرنی ہے۔" جیل کے باہر پولیس کانسٹیبل کھڑا تھا فواد نے اسے کہا تو اس نے دروازہ کھولا۔

"جیل میں کیسا لگ رہا ہے؟" اس نے آدمیوں سے پوچھا جو آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔

"اچھا لگ رہا ہے۔" آدمی نے جواب دیا اور اس کے منہ پر مکا رسید کیا تو فواد نے ناسمجھی سے اسے دیکھا سمجھ آنے پر اس نے آدمی کے چہرے پر تھپڑ رسید کیا وہ اسے پھر سے مارنے والا تھا جب پولیس کانسٹیبل نے آدمی کو پکڑا۔

"سر آپ ٹھیک تو ہیں؟" پولیس کانسٹیبل نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں، مجھے اس آدمی کی معلومات چاہیے۔" فواد نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے غصے میں کہا اور جیل سے باہر نکل آیا جبکہ پولیس کانسٹیبل نے آدمی کو گھورا اور باہر نکل کر دروازے پر تالا لگانے لگا۔ تالا لگانے کے بعد اس نے ٹیبل سے فائل اٹھائی اور فواد کو دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سر اس فائل میں اس آدمی کی مکمل معلومات ہے۔" پولیس کانسٹیبل نے اسے فائل دی تو فواد نے

اس سے فائل لی۔

"میں ابھی گھر جا رہا ہوں، یہ فائل پڑھ کر کل آفس میں رکھ دوں گا۔" اس نے ورسٹ واچ میں ٹائم دیکھا رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔" پولیس کانسٹیبل نے کہا اور اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا جبکہ فواد وہاں سے نکل آیا اور اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

صبح کے دس بج رہے تھے وہ تحریم بیگم کو بتا کر گھر سے باہر نکلی اور کار کی جانب آئی۔ کالے

رنگ کی پینٹ پر نیلے رنگ کی شرٹ پہنے، کالے رنگ کا دوپٹہ کندھے پر رکھے، بالوں کو کھلا چھوڑے، ڈارک رنگ کی لیپسٹک لگائے وہ آفس کے لیے تیار ہوئی تھی۔ اس نے پرس اور

موبائل کار میں رکھا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گئی اور کار کو اسٹارٹ کیا۔ وہ آہستہ سے کار ڈرائیو کر رہی تھی جب اسے فائرنگ کی آواز سنائی دی اس نے شیشے سے باہر دیکھا اس کی کار کے پیچھے گاڑی تھی جو اس کا پیچھا کر رہی تھی اس نے کار کو ٹرن کرنا چاہا جب پھر سے گولی چلنے کی آواز آئی اس نے اپنا پرس اٹھایا اور اس میں سے گن نکالی۔ کار کو روک کر اس نے شیشے سے باہر دیکھا وہ گاڑی اب بھی پیچھے تھی اس نے گن کا رخ باہر کیا اور اس گاڑی کا نشانہ لیا گولی

گاڑی کے ٹائر پر جا لگی تو کنزہ نے گن کو پرس میں رکھا اور تیز رفتار سے کار چلانے لگی۔ اس نے کار کو پولیس اسٹیشن کے راستے پر چلایا اور دس منٹ کی مسافت کے بعد کار کو روکا اور باہر نکل آئی۔

"کیا ہوا؟ کوئی کام ہے؟" پولیس کانسٹیبل نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"مجھے ایس ایس پی فواد میر سے بات کرنی ہے۔" اس نے بتایا اور آگے بڑھ گئی جبکہ پولیس کانسٹیبل نے فواد کے نمبر پر کال ملائی تو اس نے فوراً اٹینڈ کی۔

"سر آپ سے بات کرنے کے لیے لڑکی آئی ہے۔" اس

نے بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کونسی لڑکی؟" فواد نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"سر اس نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔" پولیس کانسٹیبل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" فواد نے کہا اور کال کاٹ دی وہ تھانے کے اندر آئی تھی۔

"ایس ایس پی فواد میر مجھے ایف۔آئی۔آر درج کروانی ہے۔" کنزہ نے کہااور کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ اس نے غصے میں اس کی طرف دیکھا۔پولیس کانسٹیبل اسی کی طرف دیکھ رہے تھے جو کہ اسے ناگوار گزراتھا۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟" فواد نے لفظوں کو چباتے ہوئے پوچھاتواس نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ابھی توبتایاایف۔آئی۔آر درج کروانی ہے، میں آفس جارہی تھی، میری کارپر فائرنگ کی گئی میں نے بھی جوابی حملہ کیااوراس گاڑی پر فائرنگ کی توگاڑی کاٹائر پنکچر ہوگیا۔" کنزہ نے اسے بتایاتواس نے اردگرد دیکھاپولیس کانسٹیبل اب بھی اسی طرف دیکھ رہے تھے۔

"تم مجھے یہ بات فون پر بھی بتا سکتی تھی یہاں کیوں آئی؟"اس نے غصے میں پوچھااور فائل بند کی تو وہ نا سمجھی سے ارد گرد دیکھنے لگی۔

"میں فون پر بتاتی تو کیا تم ایف۔آئی۔آر درج کرتے؟"کنزہ نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"تم فون پر بتاتی تو ایف۔آئی۔آر درج کرتا، لیکن اب نہیں کروں گا،اس لیے تم گھر جاؤ۔" اس نے اپنی سوچ سے آگاہ کیااور اسے نظرانداز کرکے موبائل میں مصروف ہو گیا جبکہ وہ غصے میں اسے دیکھنے لگی۔

"کیا مسئلہ ہے؟"کنزہ نے لفظوں کو چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس وقت تمہارا یہاں آنا میرے لیے مسئلے کا باعث ہے۔"وہ آہستہ سے بڑبڑایا تھا۔

Clubb of Quality Content

"میں تم پر کیس کروں گی، جیل جاؤ گے تو عقل ٹھکانے پر آئے گی۔" کنزہ نے غصے میں کہا اور کرسی سے اٹھ گئی۔

"مجھے دھمکی دے رہی ہو؟" فواد نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"تم نے ایف۔آئی۔آر درج نہیں کی، کیس تو کرنا پڑے گا۔" اس نے تلخی سے کہا۔

"نیوز اینکر کیس کی دھمکی دے رہی ہو، مجھے لگا تم نیوز میں دو گی، ایس ایس پی فواد میر نے ایف۔آئی۔آر درج نہیں کی اس لیے میں نے اس پر کیس کیا ہے۔" فواد نے اسے چڑایا تو اسے غصہ ہی آگیا۔

Clubb of Quality Content

"ویسے یہ خبر زیادہ اچھی لگے گی، شہر میں ہونے

والی واردات میں پولیس آفیسر فواد کے آدمی ملوث ہیں جو لوٹ مار کر کے اسے پیسے دیتے ہیں۔" کنزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اسے غصہ آگیا۔

"تم مجھ پر الزام لگا رہی ہو۔" فواد نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا تو اس نے ارد گرد دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم نے ایف۔آئی۔آر درج نہیں کی۔" اس نے یاد دلایا۔

"ٹھیک ہے، ابھی ایف۔آئی۔آر درج کروالو۔" فواد نے پر سوچ انداز میں کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ہار مان لی کیا؟" کنزہ نے تمسخر اڑایا۔

"ہار نہیں مانی، نیوز اینکر خبریں اکھٹی کرنے کے چکر میں کچھ بھی نیوز پر دے دیتے ہیں، انھیں یہ نہیں پتا ہوتا ان کی سنائی گئی خبر سے اس انسان کی ذہنی حالت پر کتنا اثر پڑتا ہے۔ وہ کس کیفیت سے گزرتا ہے اس کے گھر والے بنا کسی وجہ کے پریشان رہتے ہیں۔" فواد نے اداس لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ گیا جبکہ وہ نا سمجھی

سے اسے دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے پولیس کانسٹیبل کو بلایا اور ایف۔آئی۔آر درج کرنے کا کہا تو وہ فائل لینے چلا گیا اور کچھ دیر بعد آیا۔

"آج کے واقعہ کے بارے میں بتائیں۔" پولیس کانسٹیبل نے کہا تو وہ بتانے لگی۔

"میں آفس جا رہی تھی جب میری کار پر فائرنگ کی گئی تو میں نے بھی جوابی حملہ کیا کیونکہ اس سے پہلے جب ہم کراچی واپس آ رہے تھے تب بھی ہماری گاڑی پر فائرنگ کی گئی تھی۔" کنزہ نے اسے بتایا وہ باہری دروازے کی جانب جا رہا تھا اس کی بات سن کر رک گیا۔ کنزہ نے ایف۔آئی۔آر درج کروائی اور وہاں سے چلی گئی جبکہ وہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھی باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

"مس اینکر کنزہ ریاض۔" اس نے بلایا تو وہ پلٹ کر پیچھے دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"تمہاری فیمیلی جب کراچی واپس آرہی تھی تب کس نے حملہ کیا تھا؟"اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی۔

"مجھے نہیں پتا کس نے حملہ کیا تھا، بابا نے کہا تھا فیصل انکل نے حملہ کروایا ہے۔"اس نے کچھ دیر کی توقف کے بعد جواب دیا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"انہوں نے تمہیں بتایا نہیں میرے بابا نے ان پر کیوں حملہ کروایا ہے؟"فواد نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا وہ وجہ جاننا چاہتا تھا۔

"بابا نے مجھے وجہ نہیں بتائی۔"اس نے جواب دیا۔

"تم ان سے پوچھنا۔" فواد نے کہا۔

"ٹھیک ہے، ابھی مجھے آفس جانا ہے۔" کنزہ نے بتایا اور کار کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ اپنے موبائل پر نمبر ڈائل کرنے لگا کچھ دیر بعد کال رسیو کی گئی تو اس نے بات کر کے رابطہ منقطع کر دیا۔ اسے میٹنگ پر جانا تھا وہ اپنی کار

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کی جانب بڑھ گیا۔

****

وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ارد گرد دیکھ رہی تھی پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد اس نے کار کو آفس کے سامنے روکا اور اپنا موبائل اٹھائے باہر آئی اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے

اور بلڈنگ کی جانب بڑھ گئی۔ وہ اندر داخل ہوئی تو سب اپنے کام میں مصروف تھے اس نے کاؤنٹر پر جا کر شو کے پروڈیوسر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا وہ اپنے آفس روم میں ہے۔ وہ اس کے آفس کی طرف آئی اور دروازہ نوکڈ کیا۔

"آجائیں۔" اجازت ملنے پر وہ آفس روم کے اندر داخل ہوئی۔

"کنزہ ریاض آپ کب آئیں؟" اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کل سکھر سے واپس آئے ہیں۔" اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بتایا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"توآپ شوجوائن کریں گی؟"اس نے پوچھا۔اسے ٹاک شو کرنے کے لیے کہا گیا تھا لیکن وہ جیسے ہی سکھر گئی تھی پروڈیوسر نے اس کی جگہ پر دوسری نیوز اینکر کو شو کی میز بانی دے دی تھی۔

"آپ نے مجھے بتایا نہیں اور کسی اور کو شو کی میز بانی دے دی، کیا آپ اسی انتظار میں تھے کہ میں نہ آؤں اور آپ کسی اور کو شو کی میز بانی دے دیں؟"کنزہ نے پوچھا تو وہ گڑ بڑا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے اپنا شو بند نہیں کرنا تھا اس لیے میں نے

یہ سب کیا۔"اس نے کچھ دیر بعد جواب دیا۔

"آپ نے مجھے بتایا نہیں۔"اس نے کہا تو وہ خاموش رہا۔

"میں اس شو کی میزبانی نہیں کروں گی۔" کنزہ نے اپنی سوچ سے آگاہ کیا تو وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگا اسے پریشانی ہوئی۔

"میں نے اس نیوز اینکر کو شو میں آنے سے منع کر دیا ہے اب تم بھی میزبانی کرنے سے منع کر رہی ہو۔" اس نے بتایا تو وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی اس سب کا کیا مقصد تھا اسے سمجھ نہیں آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں یہ جاب نہیں کروں گی آپ مجھے پہلے بتا دیتے آپ شو کے لیے نیوز اینکر رکھنا چاہتے ہیں میں خود منع کر دیتی اب آپ نے اس اینکر کو بھی آنے سے منع کر دیا ہے نا جانے کیا وجہ ہے؟" کنزہ کی بات سن کر اسے فکر ہونے لگی۔

"مجھے دھمکی ملی تھی میں نے تمہیں جاب سے نہیں نکالا تو وہ میرے بچوں کو نقصان پہنچائیں گے۔"اس کی بات سن کر وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کس نے دھمکی دی تھی؟"کنزہ نے سوال پوچھا مگر وہ خاموش رہا۔

"میں نے اس لیے اس نیوز اینکر کو میز بانی کرنے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کے لیے کہا تھا کیونکہ مجھے دھمکی دی گئی تھی کہ میں تمہیں یہاں نوکری کرنے سے منع کر دوں۔"اس نے بتایا اور خاموش ہو گیا۔

"اس نے آپ کو دھمکی کیوں دی تھی؟"کنزہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"مجھے وجہ نہیں پتا۔"اس نے بتایا۔

"اس نے آپ کو دھمکی دی تھی پھر تو میں کل سے جاب پر آؤں گی۔" کنزہ نے پرسوچ انداز میں کہااور باہری دروازے کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ خوشی سے ریوالونگ چیئر سے ٹیک لگا گیا۔

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے باہر آکر پرس سے موبائل نکالااور سارہ کا نمبر ڈائل کرنے لگی کچھ دیر بعد اس نے کال رسیو کی۔

"میں تمہارے گھر آرہی ہوں۔"کنزہ نے فوراً بتایا۔

"ٹھیک ہے۔" سارہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی خوش ہو گئی۔

"وہاں بات ہو گی۔" کنزہ نے آگے جا کر کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" سارہ نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا تو کنزہ نے اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر لی اور کار کو سارہ کے گھر کے راستے پر ڈرائیو کر گئی۔

Clubb of Quality Content

اس نے دوپہر کو سارہ سے بات کر کے اسے کہا تھا وہ شام کو اس کے گھر آئے گی۔ وہ آفس سے واپسی پر اس کے گھر جا رہی تھی اس نے سارہ کو کال کر کے بتا دیا تھا۔

کچھ دیر کی مسافت کے بعد اس نے سارہ کے گھر کے سامنے کار روکی اور باہر نکل آئی سارہ لان میں کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی اسے دیکھ کر مسکراتی ہوئی اس کی طرف آئی۔

"کیسی ہو؟"اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔ تم کیسی ہو؟" کنزہ نے جواب دینے کے بعد اس سے پوچھا اور گھر کی جانب بڑھ گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں بھی ٹھیک ہوں میں نے ماما کو بتایا تم آرہی ہو وہ بہت خوش ہیں۔" سارہ نے گھر کا دروازہ کھولا اور لاؤنج میں آئی تو کنزہ نے ارد گرد دیکھا بڑا سا ہال نما لاؤنج بنا ہوا تھا بیچ میں صوفے رکھے گئے تھے چار کمرے اور اوپن کچن بنا ہوا تھا انیسہ بیگم کچن میں کھڑی کھانا بنا رہی تھیں اسے دیکھ کر ان کے چہرے پر خوشی کی رمک آئی۔

"السلام علیکم! کیسی ہیں؟" کنزہ نے کچن کی طرف جاتے ہوئے ان کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔" انیسہ بیگم نے اسے جواب دیا۔

"وردہ نہیں آئی؟" انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا تو سارہ نے بھی اس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں آفس گئی تھی وہاں سے آئی ہوں۔" کنزہ نے انھیں بتایا تو وہ اپنا کام کرنے لگیں۔

"کنزہ! میں نے وردہ کو کال کر کے بتادیا ہے وہ بھی آئے گی۔" سارہ نے ڈائننگ ٹیبل پر پلیٹیں رکھیں۔

"اچھا۔" اس نے مسکرا کر کہا۔

"میں نے کنزہ اور وردہ کے لیے بریانی بنائی ہے۔" انیسہ بیگم نے بتایا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"اور میرے لیے کیا بنایا ہے؟" سارہ نے نروٹھے پن سے پوچھا تو وہ مسکرانے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تمہارے لیے بھی بریانی بنائی ہے۔" انہوں نے کام کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔

"ماما۔" اس نے نا سمجھی سے انھیں دیکھا۔

"بریانی اور کباب بنائے ہیں کنزہ کو لاؤنج میں بٹھاؤ کب سے آئی ہے تم نے بیٹھنے کا نہیں کہا۔"
انیسہ بیگم نے کہا تو اس نے کنزہ کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"لاؤنج میں چلو۔" اس نے کہا تو کنزہ باہر آئی اور لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"کل آنٹی رشتہ لینے آئی تھیں میں نے ماما سے کہا مجھے ابھی جاب کرنی ہے انہوں نے کہا اگلے مہینے سے جاب چھوڑ دو۔" سارہ نے آہستہ سے بات

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کی تو اس نے حیرانی سے دیکھا۔

"آنٹی نے رشتے کے بارے میں کیا جواب دیا؟" اس نے دریافت کیا تو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا

"ماما نے آنٹی سے کہا پہلے بھی انہوں نے رشتہ طے کروایا تھا اور ٹوٹ گیا اب وہ رشتے لے کر ہمارے گھر نہ آئیں۔" اس نے کچن کی طرف دیکھا انیسہ بیگم کام کرنے میں مصروف تھیں

"اچھا تم اس وجہ سے کل کال اٹینڈ نہیں کر رہی تھی؟" کنزہ نے نا سمجھی سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا تبھی کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو سارہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"چلو۔" کنزہ نے کہا اور اٹھ کر اس کے ساتھ باہری دروازے کی جانب بڑھ گئی وہ جیسے ہی لان میں آئے وردہ کار میں بیٹھی ہوئی تھی انہوں نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"وردہ کار سے باہر جاؤ، مجھے آفس جانا ہے۔" مردانہ آواز سن کر انہوں نے ڈرائیونگ سیٹ پر اپنی نظریں مرکوز کیں رضوان نے اسے کہا مگر وہ اس کی بات کو ان سنا کر گئی تھی۔

"رضوان تم کل ریستوران چلو گے ؟" وردہ نے پر سکون لہجے میں پوچھا تو اس نے غصے میں اسے دیکھا وہ اسے جواب دینے ہی لگا تھا جب اس کی نظر کار کے دروازے پر گئی وہ ان کی باتیں سن رہی تھیں اس نے وردہ کو نظر انداز کیا اور کار سے باہر نکل آیا۔

"اپنی دوست کو سمجھاؤ کار سے باہر نکلے۔" رضوان نے انھیں کہا تو وہ اسے گھورنے لگیں

"وردہ کیا ہوا ہے ؟" کنزہ نے کار کی طرف جا کر پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"پولیس آفیسر رضوان نے کہا ہے وہ مجھے واپسی پر گھر چھوڑنے نہیں جائے گا اس لیے میں نہیں آرہی۔" اس نے ضدی لہجے میں کہا تو سارہ کو ہنسی آئی جبکہ وہ اسے دیکھنے لگا۔

Clubb of Quality Content

"میں تمہیں واپسی پر گھر چھوڑدوں گی باہر آؤ۔" کنزہ نے کہا تو وہ سوچنے لگی اور کچھ دیر بعد کار کا دروازہ کھول کر باہر آئی۔

"تم جا سکتے ہو اب۔" وردہ نے اسے گھورا۔

"جا رہا ہوں۔" اس نے چڑانے کے انداز میں کہا۔

"وردہ چلو۔" سارہ نے کہا تو وہ آگے بڑھ گئی جبکہ رضوان دونوں بازو فولڈ کر کے وہاں کھڑا رہا

"آپ کو اب دیر نہیں ہو رہی ہے؟" سارہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"نہیں! سوچ رہا ہوں آفس نہ جاؤں۔" اس نے اپنی سوچ سے آگاہ کیا۔

"اچھا۔ تو پھر ہمارے گھر چلیں ماما نے کھانا بنالیا ہے کھا کر جائیں۔" سارہ نے فوراً کہا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا اس نے تو چڑانے کے لیے کہا تھا لیکن وہ سیریس ہی ہو گئی تھی۔

"پولیس آفیسر رضوان کیا ہوا؟" کنزہ نے اسے خاموش دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھا تو وہ اپنے خیالوں کو جھٹکتا ہوا اس کی جانب متوجہ ہوا تو سارہ نے اس کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کچھ نہیں آپ اب جاب پر نہیں جاتی کیا؟" رضوان نے یاد آنے پر پوچھا۔

"کل سے جاب پر جاؤں گی۔" کنزہ نے بتایا تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے پھر بات ہو گی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ باتیں کرتی ہوئیں گھر کے اندر چلی گئیں۔

****

وہ پولیس یونیفارم میں ملبوس ہاتھ میں ورسٹ واچ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اور کار کو چلایا اسے میٹنگ کے لیے بلایا گیا تھا وہ کار ڈرائیو کر رہا تھا جب اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی اس نے ڈش بورڈ سے موبائل اٹھایا اور کال اٹینڈ کی۔

"کیسے ہو؟ وہاں جا کر تم نے کال ہی نہیں کی۔" فیصل صاحب نے اس سے دریافت کیا۔

"ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟ میں نے ماما کے نمبر پر کال کی تھی آپ گھر پر نہیں تھے اس لیے آپ سے بات نہیں ہو پائی۔" اس نے کار کو ڈرائیو کرتے ہوئے بتایا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں، مجھے تم سے بات کرنی ہے تم ابھی کیا کر رہے ہو؟" فیصل صاحب نے پرسوچ انداز میں پوچھا۔

"بابا میں میٹنگ اٹینڈ کرنے جا رہا ہوں، کونسی بات ہے؟" اس نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تم جب فری ہو جاؤ مجھے کال کرنا تب بتاؤں گا۔" انہوں نے کہا تو اسے پریشانی ہونے لگی۔

"آپ ابھی بتائیں۔" اس نے ضد کی تو اس طرف خاموشی چھا گئی۔

"تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے کوئی لڑکی پسند ہے یا ارینج میرج کرنا چاہتے ہو؟" فیصل صاحب نے اس سے پوچھا تو اچانک اس نے کار کو سائیڈ پر روکا اور سیٹ سے ٹیک لگائی۔

"بابا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔" اس نے کچھ دیر بعد جواب دیا۔

"تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے تو بتاؤ۔" انہوں نے اس کی بات کو نظر انداز کیا اور غصے میں دریافت کیا تو اس نے پریشانی میں گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

"مجھے کوئی لڑکی پسند نہیں ہے۔" اس نے آہستہ سے بتایا اور ڈرائیونگ اسٹارٹ کی تو فیصل صاحب مسکرانے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا بعد میں بات ہو گی۔" انہوں نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا جبکہ اس نے موبائل کو ڈش بورڈ پر رکھا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر لی۔

****

وہ سارہ کے گھر سے آئی تو وجیہہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں اسے دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔ وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور انھیں سارہ اور کنزہ کے بارے میں بتانے لگی۔ اس کی بات پر وہ خوش ہو گئیں۔ وہ کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد اپنے کمرے میں چلی گئی اس نے کمرے میں آ کر پرس سے موبائل نکالا اور نمبر ڈائل کرنے لگی کال جا رہی تھی مگر اٹینڈ نہیں کی گئی تو اس نے پھر سے نمبر ڈائل کیا۔ کچھ دیر کے انتظار کے بعد کال اٹینڈ کی گئی تو اسے خوشی محسوس ہوئی۔

"کال کیوں کر رہی ہو؟" راحیل نے غصے میں پوچھا تو اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"کیوں میں تمہیں کال نہیں کر سکتی کیا؟" وردہ نے نم آواز میں پوچھا۔

"میں نے تمہیں منع کیا تھا کال مت کرنا پھر بھی تم نے کال کی ہے تمہیں سمجھ نہیں آتا کیا؟" اس نے غصے میں دریافت کیا تو وہ رونے لگی وہ کیوں اسے نظر انداز کرتا تھا اسے سمجھ نہیں آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں تم سے محبت کرتی ہوں تمہیں بتایا بھی تھا

تم ناجانے کیوں مجھے نظر انداز کرتے ہو۔" اس نے روتے ہوئے بتایا تو اس طرف خاموشی چھا گئی۔

"اب کال مت کرنا۔" اس نے کچھ دیر کی توقف کے بعد کہا اور رابطہ منقطع کر دیا جبکہ اس نے کنزہ کا نمبر ڈائل کیا جو کہ مصروف جا رہا تھا اس نے سائیڈ ٹیبل پر موبائل رکھا اور دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے ماضی کی کچھ باتیں یاد آئیں تو اس کے رونے میں روانی آ گئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو راحیل نے اس سے پوچھا اس کی بات سن کر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"یونیورسٹی جائیں گے۔" اس نے جواب دیا اور کنزہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد کنزہ اور وردہ لاؤنج میں آئیں اور ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئیں۔

"نو بج گئے ہیں ابھی تک تم دونوں یونیورسٹی نہیں گئی؟" راحیل نے ورسٹ واچ میں ٹائم دیکھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"آج ہماری دس بجے کلاس ہے ناشتہ کر کے جا رہے ہیں۔" کنزہ نے بتایا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"اچھا یہ اسائنمنٹ کس کا ہے؟" اس نے صوفے سے اسائنمنٹ اٹھا کر دکھایا۔

"یہ میرا اسائنمنٹ ہے واپس کرو۔" کنزہ نے کرسی سے اٹھ کر کہا تو وہ ہنسنے لگا۔

"میرا اسائنمنٹ بناؤ گی تو واپس کروں گا۔" اس نے پرسوچ انداز میں کہا اور اٹھ گیا جبکہ وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"میں تمہارا اسائمنٹ کیوں بناؤں؟" کنزہ نے غصے میں کہا اور اس کے پیچھے بھاگنے لگی تو وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا جبکہ وردہ ان دونوں کی نوک جھوک دیکھنے لگی۔

"مجھے کل اسائمنٹ سبمنٹ کروانا ہے۔" راحیل نے اسے بتایا۔

"ٹھیک ہے تم میرا اسائمنٹ واپس کرو۔" کنزہ نے پرسوچ انداز میں کہا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" وردہ کو ہنستے ہوئے دیکھ کر اس نے پوچھا تو وہ گڑبڑا گئی۔

"کچھ نہیں ہوا۔" اس نے کہا تو کنزہ نے راحیل سے اسائمنٹ لیا اور صوفے کی جانب بڑھ گئی۔

"اچھا۔" کنزہ نے صوفے سے بیگ اٹھایا اور اسے چلنے کا کہا تو وہ اپنا بیگ اٹھائے آئی اور باہری دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اسے راحیل کے رویے پر رونا آرہا تھا اس نے کنزہ سے بات کرنے کا سوچا اور پھر سے موبائل اٹھا کر اس کا نمبر ڈائل کیا تو اس نے کال اٹینڈ کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔" اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

"تم ٹھیک تو ہو؟" اس نے پریشانی میں پوچھا۔

"ٹھیک ہوں، کل جب فری ہو تو میرے گھر آنا۔" اس نے مسکرانے کی سعی کی۔

"ٹھیک ہے۔" کنزہ نے کہااور اس سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد رابطہ منقطع کر دیا۔

****

شام کے چھ بج رہے تھے وہ اپنے فلیٹ میں واپس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آیا تو رضوان لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا اس نے ٹیبل پر سامان رکھے اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ اس وقت تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا میٹنگ سے واپسی پر وہ کام کے سلسلے سے گیا تھا اور ابھی گھر واپس آیا تھا۔

"عماد" رضوان نے اسے بلایا تو کچھ دیر بعد وہ کمرے سے باہر آیا۔

"کیا ہوا؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ریستوران جا رہا ہوں، تم چلو گے؟" اس نے پوچھا اور صوفے سے اٹھ گیا۔

"ہاں چلوں گا، فواد نہیں جا رہا کیا؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم اس سے پوچھ لو۔" رضوان نے سنجیدگی سے

کہا تو فواد نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" اس نے پوچھا تو رضوان کو ہنسی تو بہت آئی لیکن اس نے بر وقت قابو کی۔

"تم ایس ایس پی فواد مصروف رہتے ہو اس لیے میں نے تم سے نہیں پوچھا تم منع نہ کر دو۔" اس نے بتایا تو عماد نے زور سے قہقہہ لگایا اور ہنسنے لگا جبکہ فواد نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اسے بات سمجھنے میں کچھ منٹ لگے تھے۔

"میں سوچ رہا تھا پولیس آفیسر رضوان کیوں سیریس ہو گیا ہے؟" فواد نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہنسنے لگے۔

"مجھے یہاں کے راستوں کا پتا نہیں، شاپنگ کرنے چلیں؟" عماد نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"چلو۔"رضوان نے کہاتو وہ مسکراتے ہوئے باہری دروازے کی جانب بڑھ گئے تو فواد بھی صوفے سے اٹھ کر باہر آیااور دروازہ لاکڈ کر کے کار کی طرف بڑھ گیا۔

رضوان فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتو عماد نے بیک سیٹ کادروازہ کھولااور بیٹھ گیا جبکہ فواد

کچھ دیر توان کی حرکات دیکھنے لگا پھر آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھااور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مرکوز کر گیا۔آج اس کادن مصروف گزراتھاوہ میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد اپنی جاب پر گیا تھا۔وہ کار کونارمل اسپیڈ میں ڈرائیو کر رہاتھاجب اس نے فائرنگ کی آواز پر کار روکی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔سائیڈ پر کار کھڑی تھی آدمی نے بائک سے اتر کر اس کار پر فائرنگ کی فواد نے گن اٹھائی اور کار سے باہر نکل گیا۔

"تم باہر مت آنا۔"رضوان نے عماد سے کہااور کار

سے نکل کر باہر آیا۔فواد نے اپنی گن کارخ سائیڈ پر کیااور گولی چلائی روڈ پر اس وقت کم گاڑیاں چل رہی تھیں اس آدمی نے گولی کی آواز سنی تو اس نے جلدی سے والٹ چھینااور اپنی بائک کی طرف گیا فواد نے اس کی بائک کا نمبر نوٹ کیااور اس کے پیچھے گیا تو اس نے بائک کو چلایااور آگے بڑھ گیا جبکہ فواد نے کار کا دروازہ کھولا تو اسے حیرانی ہوئی۔

Clubb of Quality Content!

"میں پولیس کو کال کروں گا۔"اس لڑکے نے سیٹ

سے موبائل اٹھایااور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"میں ایس ایس پی فواد ہوں، یہاں سے گزرتے ہوئے ہمیں فائرنگ کی آواز سنائی دی، میں جیسے ہی یہاں آیا وہ آدمی بائک پر سوار ہو کر چلا گیا۔" فواد نے اسے بتایا تو وہ پر سکون ہو گیا۔

"اس آدمی نے میری کار پر فائرنگ کی تھی اور مجھ سے والٹ چھین کر چلا گیا۔" اس نے بتایا رضوان بھی وہاں آگیا اور ارد گرد دیکھنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم پولیس اسٹیشن جا کر ایف آئی آر ضرور درج کروانا۔" فواد نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا اس نے ڈرائیور کے نمبر پر کال ملائی لیکن اس کا نمبر بند جا رہا تھا اس نے غصے میں موبائل کو آف کیا اور کار سے باہر نکل آیا۔

"آپ میری کار میں بیٹھیں گھر چھوڑدوں گا۔"اس کی کار کے ٹائر پر آدمی نے گولی چلائی تھی

جس کے باعث کار کا ٹائر پنکچر ہو چکا تھا اسے موبائل میں مصروف دیکھ کر فواد نے کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"میں نے ڈرائیور کے نمبر پر کال ملائی ہے لیکن نمبر بند جا رہا ہے، میرا گھر یہاں سے تھوڑا ہی دور ہے۔"اس نے بتایا تو رضوان خاموشی سے کار کی جانب بڑھ گیا۔

Clubb of Quality Content

"آپ کار میں بیٹھیں، ہم گھر چھوڑدیں گے۔"فواد نے اسے کہا اور کار کی طرف آیا تو وہ بھی موبائل کو بند کر کے آگے آیا اور دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تو عماد

نے ناسمجھی سے اسے دیکھا یہ لڑکا یہاں کیوں آیا

تھا۔فواد نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار کو آگے بڑھا گیا عماد غصے میں اسے دیکھ رہا تھا اس نے بعد میں اس سے بات کرنے کا سوچا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر گیا۔

آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد اس نے کار روکی تو وہ لڑکا کار سے باہر نکل آیا۔

"آپ میرے گھر آئیں چائے پی کر جائیں، مجھے خوشی ہو گی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگے۔

"ہمیں دیر ہو رہی ہے۔"اس سے قبل کہ فواد جواب دیتا عماد نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا تو اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"راحیل تم ابھی آئے ہو، ماما تمہارے لیے پریشان ہیں تم نے موبائل کیوں آف کیا ہے؟"وہ کار کی آواز سن کر باہر آئی تھی اسے وہاں دیکھ کر اس نے فکر مندی سے کہا تو وہ سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"میں گھر واپس آرہا تھا آدمی نے کار کے سامنے بائک روکی اور مجھ سے والٹ چھینا وہ موبائل لے رہا تھا میں نے نہیں دیا تو اس نے کار پر فائرنگ کی تبھی ان کی کار وہاں سے جارہی تھی

فائرنگ کی آواز سن کر رک گئی ایس ایس پی فواد کار سے باہر آیا تو وہ آدمی وہاں سے بھاگ گیا، میری کار تو خراب ہوگئی تھی ایس ایس پی صاحب نے مجھے گھر چھوڑا ہے ان سے میں نے کہا ہے چائے پی کر جائیں۔" راحیل نے اسے بتایا تو وہ پریشانی میں اسے دیکھنے لگی۔

"آپ بول رہے ہیں تو ہم چائے پی کر جائیں گے۔"

عماد نے کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے وہ کچھ دیر قبل غصے میں بات کر رہا تھا اور ابھی کنزہ کو دیکھ کر مسکرانے لگا تھا۔ انھیں حیرانی ہوئی۔

"تمھیں تو دیر ہو رہی تھی۔" رضوان نے اسے یاد دلانا چاہا لیکن وہ نظر انداز کر کے کار سے باہر آیا تو کنزہ نے حیرانی سے اسے دیکھا تبھی رضوان بھی کار سے باہر آیا تو اسے یاد آیا وہ وردہ کا کزن ہے۔ اسے شوکڈ تو تب لگا جب فواد کار سے باہر آیا راحیل ابھی ایس ایس پی کا بتا رہا تھا تب

اس نے پریشانی میں اس کی بات کو نظر انداز کیا

تھا۔

Clubb of Quality Content!

"کیسی ہیں؟"راحیل جیسے ہی فواد کے ساتھ گھر کی جانب بڑھا عماد نے کنزہ سے پوچھا تو وہ

اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"ٹھیک ہوں۔"اس نے جواب دیا اور اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہماری سکھر میں بات ہوئی تھی، آپ کو یاد ہو گا؟"عماد کی بات سن کر اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم نے آٹو گراف بھی لیا تھا۔"کنزہ نے اسے بتایا

تو وہ خوش ہو گیا۔

"میں ایس ایس پی فواد میر کا بھائی ہوں۔" عماد نے اسے بتایا تو اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"گھر چلو، تمہارا بھائی تمہیں ڈھونڈ رہا ہو گا۔" کنزہ نے کچھ دیر کی توقف کے بعد کہا تو اس نے

نا سمجھی سے اسے دیکھا اور مسکرانے لگا جبکہ کنزہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

وہ لاؤنج میں داخل ہوئے تو راحیل اور فواد صوفے پر

براجمان تھے جبکہ رضوان سائیڈ پر کھڑے ہو کر نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تحریم بیگم کچن میں چائے بنا رہی تھیں راحیل نے انھیں کچن میں آکر بتایا ایس ایس پی آیا ہے وہ اس کی بات سن کر پریشان ہو گئی تھیں تبھی راحیل نے انھیں ساری بات بتائی تو ان کی پریشانی جیسے بڑھ گئی ہو اس نے انھیں بتایا وہ ٹھیک ہے تو تحریم بیگم کو کچھ حوصلہ ملا۔

"ماما کنزہ آئے تو اسے چائے بنانے کا کہیے گا۔" راحیل نے کہا اور لاؤنج میں دیکھا وہ ابھی تک نہیں آئی تھی۔

"میں چائے بنا لوں گی۔" تحریم بیگم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ماما۔" اس نے کہا اور کچن سے باہر چلا

گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کچن کے اندر آئی تو تحریم بیگم چائے بنا رہی تھیں وہ وہاں کھڑی ہو کر سوچنے لگی۔

"کنزہ یہ برتن ڈائننگ ٹیبل پر رکھ کر آؤ۔" انہوں نے اسے اپنے خیالوں میں گم دیکھ کر کہا تو وہ ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

اس نے پلیٹیں اور چمچ اٹھائے اور باہر آ کر ڈائننگ

ٹیبل پر رکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نیوز اینکر کو دیکھو۔" عماد کی بات سن کر وہ اس کی جانب دیکھنے لگا وہ گھر میں خاموش تھی جبکہ باہر جب بھی اس سے بات ہوتی تھی وہ غصے میں بات کرتی تھی۔ تحریم بیگم لوازمات سے بھرے ٹرے اٹھائے باہر آئیں اور ڈائیننگ ٹیبل

پر رکھے۔

"کنزہ کچن سے ٹرے لے کر آؤ۔" ان کی بات سن کر وہ کچن میں چلی گئی اور لوازمات سے بھرے

ٹرے اٹھا کر آئی جبکہ تحریم بیگم صوفے کی جانب آئیں وہ سب آپس میں محو گفتگو تھے۔ تحریم بیگم کو دیکھ کر انہوں نے مشترکہ سلام کیا تو وہ سلام کا جواب دے کر راحیل کی جانب

Clubb of Quality Content!

دیکھنے لگیں۔

"میری ماما ہیں۔" اس نے ان کو بتایا۔

"کیسی ہیں آنٹی؟" عماد نے فوراً پوچھا۔

"ٹھیک ہوں، ڈائیننگ ٹیبل پر آجائیں کھانا تیار ہے۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم چائے پینے کے لیے آئے ہیں۔" فواد نے مسکراتے

ہوئے کہا تو کنزہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کھانا تیار ہے اپنا ہی گھر سمجھیں۔" تحریم بیگم نے بتایا تو اس نے کنزہ کی جانب دیکھا جو اسے غصے میں دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر کچن میں چلی گئی۔

"ٹھیک ہے آنٹی۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو راحیل صوفے سے اٹھ گیا اور انھیں ڈائینگ ٹیبل کی جانب چلنے کا کہا تو وہ ٹیبل کی جانب بڑھے وہ جیسے ہی کرسی پر بیٹھ رہا تھا اس کے موبائل

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کی رنگ ٹون بجی وہ ایکسکیوز کر کے سائیڈ پر آیا فیصل صاحب کے نمبر سے کال تھی اس نے پریشانی میں ڈائینگ ٹیبل کی جانب دیکھا وہ ڈنر کر رہے تھے۔ اس نے کال اٹینڈ کی۔

"کیسے ہو؟" فیصل صاحب کی بات سن کر وہ پر سکون ہو گیا وہ سمجھ رہا تھا اس کے آدمیوں نے فیصل صاحب کو اطلاع دے ہو گی کہ وہ اپنے دشمنوں کے گھر گیا ہے۔

"ٹھیک ہوں، آپ کی طبیعت کیسی ہے؟" اس نے ہلکی مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔" فیصل صاحب نے اسے بتایا تو وہ ان سے باتیں کرنے لگا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟" وہ کال کاٹ کر جیسے ہی جانے لگا کنزہ نے غصے میں دریافت کیا وہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب اس نے دیکھا وہ

مسکرا کر کال پر بات کر رہا ہے تو وہ اس طرف آئی اور اس سے پوچھا۔

"تمہارے بھائی کو گھر چھوڑنے آیا تھا اس نے چلنے کا کہا تو آ گئے۔" فواد نے مسکرا کر جواب دیا

تو اسے غصہ ہی آگیا۔

"ایس ایس پی فواد میر میری فیمیلی سے دور رہو، سمجھے؟" اس نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا تو اس نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"تم بھی اپنی فیمیلی کو سمجھاؤ میری فیمیلی سے دور رہے۔" فواد نے بھی غصے میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا مطلب ہے؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

"تم اپنی فیمیلی سے پوچھنا وہ تمہیں ساری بات بتائے گی۔" اس نے کہا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی۔

"فواد گھر جانا ہے، ڈنر کر لو۔" رضوان نے وہاں آکر کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"ہمم۔" اس نے ہنکار بھرا اور اپنے قدم ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھا گیا جبکہ وہ غصے میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ڈنر کرنے کے بعد ان سب نے چائے پی اور کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ اٹھ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم سب سے مل کر بہت اچھا لگا، یہ میرا کارڈ ہے تم مجھ سے بات کر لینا۔" راحیل نے والٹ سے کارڈ نکال کر اسے دیا تو فواد نے اس سے کارڈ لیا۔

"ہمیں بھی تم سے مل کر اچھا لگا، پھر کبھی ملاقات ہو گی، اپنا اور آنٹی کا خیال رکھنا۔" فواد نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا تو رضوان فرنٹ سیٹ پر جبکہ عماد بیک سیٹ پر بیٹھ گیا تو فواد نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی

اور کار کو آگے بڑھا گیا۔

****

صبح کے آٹھ بج رہے تھے وہ کمرے سے باہر آئی تو تحریم بیگم ڈائیننگ ٹیبل پر ناشتہ رکھ رہی تھیں وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"ماما آج مجھے وردہ کے گھر جانا ہے میں شام کو وہاں جاؤں گی۔" کنزہ نے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔" انہوں نے جواباً کہا اور کچن میں چلی گئیں جبکہ کنزہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی۔ اس نے پراٹھا اٹھایا اور چائے کے ساتھ کھانے لگی۔ دس منٹ بعد اس نے ناشتہ کرلیا اور برتن رکھنے کچن میں چلی گئی۔

وہ برتن رکھ کر لاؤنج میں آئی اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹاک شو کتنے بجے ہے؟" تحریم بیگم نے لاؤنج میں آکر اس سے پوچھا۔

"شام چار بجے سے پانچ بجے تک ہے۔" اس نے بتایا۔

"پہلے والے شو میں تم سیاسی خبریں بتاتی تھی تم نے اس شو کے متعلق بتایا نہیں۔" انہوں نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔

"ماما اس شو میں مہمانوں سے انٹرویو لوں گی۔" اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تو وہ بھی خوش ہو گئیں۔

"تمہیں انٹرویو لینے کا تو بہت شوق تھا تم گھر میں ہم سے بھی انٹرویو لیتی تھی۔" تحریم بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماما ابھی بھی شوق ہے۔" اس نے کہا اور صوفے سے اٹھ گئی تحریم بیگم ناشتہ کرنے لگیں جبکہ وہ انھیں بتا کر اپنا پرس اٹھا کر باہری دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

اس نے باہر آکر وردہ کے نمبر پر کال ملائی لیکن اس نے اٹینڈ نہیں کی اسے وجہ سمجھ نہیں آئی تو وہ کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ

پر بیٹھ گئی اور کار کو آگے ڈرائیو کر گئی۔

آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ آفس پہنچی تھی۔ وہ کچھ دیر اپنی دوستوں سے بات کرنے کے بعد نیوز اسٹوڈیو آئی اور نیوز اینکر کو سلام کر کے کرسی پر بیٹھ گئی۔ میز پر اسکرپٹ اور اخبارات پڑے تھے اس نے اخبار اٹھا کر پڑھنا شروع کیا تو اسے دکھ ہوا آج بھی اخبار میں خوشی کی کوئی خبر نہیں تھی اس نے اخبار کو رکھا اور اسکرپٹ اٹھا کر دیکھا۔

ملک کے سیاسی حالات، مہنگائی، کرکٹ، اور پاکستان اور بھارت کی کشیدگی پر خبریں تھیں۔

"نو بجے کی نیوز کا وقت ہونے والا ہے، آپ دونوں سامنے دیکھیں۔" کیمرہ مین کی آواز سن کر وہ اس طرف دیکھنے لگیں۔ سامنے اسکرین پر ٹائم لکھا آرہا تھا اس نے اسکرپٹ کو سیدھا رکھا اور بولنا شروع کیا۔

"السلام علیکم ! نیوز ہیڈ لائنز کے ساتھ میں ہوں کنزہ ریاض سب سے پہلے نیوز ہیڈ لائنز۔

"ملک میں مہنگائی کی بڑھتی شرح کے سبب عوام پریشانی ہو کر رہ گئی ہے۔"

بارہ منٹ کی نیوز پڑھنے کے بعد اسکرین پر بریک دکھایا گیا تو اس نے اسکرپٹ اٹھا کر پھر سے دیکھا کیونکہ بریک کے بعد اسے نیوز سنانی تھیں۔

****

وہ لاؤنج میں بیٹھا ہوا موبائل استعمال کر رہا تھا جب رضوان پولیس یونیفارم میں ملبوس کمرے سے

باہر آیا اس کے ہاتھ میں فائلز تھیں وہ باہری دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا جب فواد کی بات سن کر اس نے اپنے قدم روکے۔

"تم اتنی دیر سے کیوں جا رہے ہو؟" فواد نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"ہمیں کیس کے سلسلے میں تفتیش کرنے جانا ہے، اس لیے ابھی جا رہا ہوں۔" اس نے بتایا۔

Clubb of Quality Content

"کب تک واپس آؤ گے؟" فواد نے پوچھا۔

"پانچ بجے تک واپس آجاؤں گا، کل ریستوران نہیں گئے تھے آج جائیں گے عماد گھر میں بیٹھ کر اکتا جاتا ہے اسی بہانے گھوم لیں۔" رضوان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عماد کی فکر پر اسے خوشی ہوئی۔

"تم دونوں کو گھومنے کا بہت شوق ہے۔" اس نے مزاحیہ انداز میں کہا تو رضوان نے قہقہہ لگایا۔

"اب تمہاری طرح بزی اور بورنگ تو نہیں ہیں۔" اس نے تنگ کرنے کی غرض سے کہا جبکہ وہ مسکرانے لگا۔

Clubb of Quality Content!

"مجھے بازار سے سامان خریدنے ہیں تم واپس آؤ تو چلیں گے۔" فواد نے اسے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس سے بات کرنے کے بعد باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ موبائل استعمال کرنے لگا۔

راہِ زندگی

از قلم: ارفع علی

قسط: 6

شام کے چھ بج رہے تھے وہ سکھر شہر سے کراچی جانے کے لیے ابھی گھر سے نکل کر کار میں بیٹھے تھے۔ فیصل صاحب نے فواد سے کہا تھا وہ کچھ دنوں بعد کراچی کے لیے روانہ ہوں گے

لیکن سدرہ بیگم نے روتے ہوئے کہا کہ وہ آج ہی کراچی چلیں تو وہ مان گئے تھے اور وہاں سے کراچی کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ وہ سکھر والی پل کراس کر کے تھوڑا ہی آگے گئے تھے جب ان کی کار کے سامنے کار روکی گئی ڈرائیور نے کار کو بریک لگایا تو فیصل صاحب نے ناسمجھی سے اپنی توجہ سامنے کی۔ کار سے سہیل صاحب باہر نکل کر آئے تو انھیں غصہ ہی آگیا ان کے ہاتھ میں گن تھی وہ ان کی طرف آیا اور بیک سیٹ کا دروازہ کھولا۔ فیصل صاحب کے سیکیورٹی گارڈز اپنی کار سے باہر نکل آئے تو سہیل صاحب نے طنزیہ نظروں سے انھیں دیکھا۔

"فیصل میر ہم نے تم سے کہا تھا سیاست چھوڑ دو لیکن تم نے ہماری بات نہیں مانی، خود تو آرام سے گھومنے جا رہے ہو ہم کتنے پریشان ہیں۔" انہوں نے دبی ہوئی آواز میں کہا تو فیصل صاحب کو حیرانی ہوئی۔

"تمہاری پریشانی کا سبب ہم نہیں ہیں۔" انہوں نے غصے میں کہا تو وہ تلخ مسکراہٹ سے انھیں دیکھنے لگے۔

"تم یہاں کے ایم این اے ہو، مجھے یہ بات غصہ دلاتی ہے۔" سہیل صاحب نے آہستہ سے بات کی۔

"میں پولیس کو کال کروں گا، تم جیل جا سکتے ہو۔"فیصل صاحب نے اسے دھمکی دی تو اس نے قہقہہ لگایا۔

"تمہارا بیٹا پولیس آفیسر ہے، پولیس کو کال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"اس نے غصے میں کہا تو فیصل صاحب نے اپنے موبائل میں نمبر ڈائل کیا نمبر بند جا رہا تھا انہوں نے موبائل کو رکھا۔

"تمہارا بیٹا بھی پولیس آفیسر ہے، تم بھول گئے ہو کیا؟"فیصل صاحب نے طنزیہ لہجے میں کہا تو اسے غصہ ہی آ گیا۔

"میں بھولا نہیں ہوں، تمہارے بیٹے کی وجہ سے وہ سسپینڈ ہوا ہے۔"انہوں نے یاد دلایا۔

"اس کی حرکتوں کی وجہ سے اسے سسپینڈ کیا گیا ہے۔"فیصل صاحب نے کہا تو اس نے غصے میں کار کا دروازہ زور سے بند کیا اور اپنی گاڑی کی طرف گیا جبکہ فیصل صاحب نے فواد کے نمبر پر کال کی تو اس مرتبہ اس نے فوراً اٹینڈ کی انہوں نے اسے ساری بات بتائی تو وہ پریشان ہی ہو گیا۔

"بابا آپ ٹھیک تو ہیں؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا اور صوفے سے اٹھ گیا۔

"ٹھیک ہوں، سہیل غصے کا تیز ہے، دھمکیاں دینے آجاتا ہے۔" فیصل صاحب نے کہا تو اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

"آپ خیال سے آئیں۔" اس نے کہا اور کچھ دیر ان سے بات کرنے کے بعد رابطہ منقطع کر دیا

جبکہ فیصل صاحب نے ڈرائیور کو کار چلانے کا کہا تو اس نے اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر لی۔

****

وہ دوپہر کو تھانے گیا تھا وہاں اسے کیس کی فائلز پڑھنی تھیں اس نے کانسٹیبل سے فائلز منگوا کر پڑھیں اس ہفتے واردات میں کمی آئی تھی اس نے فائلز کی اسٹڈی کر کے کانسٹیبل کو فائلز دیں اور کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہ تھانے سے باہر آیا اور کار میں آکر بیٹھا پولیس یونیفارم میں ملبوس آنکھوں پر گلاسس لگائے اس نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی اور پانچ منٹ کی مسافت کے

بعد اس نے کار کو ایک گھر کے سامنے روکا اور باہر نکل آیا تو آدمی نے اسے دیکھ کر گھر کی چابی اسے دی۔ اس نے تالا کھول کر اپنے موبائل میں میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا اور گھر کے اندر چلا آیا گھر میں سامان بکھرے پڑے تھے بہت سارے موبائل ٹیبل پر رکھے ہوئے تھے ایک کمرے پر مشتمل گھر تھا جس میں ایک واشروم اور کچن بنا ہوا تھا اور بڑا سا لاؤنج تھا اس نے گھر کی تلاشی لینا شروع کی ٹیبل پر گن رکھی ہوئی تھی اس نے اٹھائی اور الماری کھول کر دیکھنے لگا

اس میں پیسے رکھے ہوئے تھے اس نے الماری بند کی اور کمرے کا دروازہ بند کر کے گھر سے باہر آیا اور چوکیدار سے تالا لے کر لگانے لگا۔

"ہم کل یہاں ریٹ لگائیں گے آپ ہوشیار رہنا۔" اس نے چوکیدار سے کہا اور اسے چابی دی۔

Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے، آپ مجھے میسج کر کے بتا دیجئے گا۔" چوکیدار نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور کار میں جا بیٹھا۔ اس نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی اور کار کو گھر کے راستے پر ڈرائیو کر گیا۔

شام کے چھ بج رہے تھے جب وہ گھر واپس آیا عماد لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا فواد نے اسے بتایا رضوان نے ریستوران جانے کا کہا ہے جبکہ اسے بھی بازار سے خریداری کرنی ہے۔ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور کمرے میں آ کر وہ بیڈ پر بیٹھ گیا اسے تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اس نے کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے آنکھیں موند لیں۔

Clubb of Quality Content

"ساجد تمہاری پڑھائی مکمل ہو گئی ہے، اس لیے میں نے تمہاری شادی کی تاریخ طے کر دی ہے۔" فیصل صاحب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ ناسمجھی سے انھیں دیکھنے لگا۔

"بابا میں ابھی کراچی جانا چاہتا ہوں، مجھے نوکری کرنی ہے۔" اس نے کہا تو وہ غصے میں اسے دیکھنے لگے۔

"تم نے کہا تھا جب تمہاری پڑھائی مکمل ہو جائے

گی تم تب شادی کرو گے یہ بات بھولو مت۔" انہوں نے غصے میں کہا تو فواد نے ساجد کی طرف دیکھا۔

"بابا میں سیاست میں نہیں جاؤں گا نوکری کروں گا آپ اجمل انکل کو بتا دیجئے گا۔" اس نے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ فیصل صاحب غصے میں اٹھ کر باہری دروازے کی جانب بڑھ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج پھر ماضی کی یاد نے اسے اپنے گھیرے میں لیا تھا اس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر وارڈ روب کی جانب بڑھ گیا وہاں سے ہلکے براؤن رنگ کی شرٹ اور کالے رنگ کی پینٹ نکال کر وہ فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔

وہ براؤن رنگ کی شرٹ پر کالے رنگ کی پینٹ زیب تن کئے فریش ہو کر باہر آیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو گیا اس نے جیل اٹھا کر بالوں میں لگائی اور انھیں سیٹ کرنے لگا۔ بالوں کو سیٹ کر کے اس نے ورسٹ واچ ہاتھ میں پہنی اور بیڈ کی طرف جا کر شوز پہننے لگا۔ وہ تیار ہونے کے بعد کمرے سے باہر نکلا اور لاؤنج میں آیا تو عماد وہاں بیٹھا ہوا تھا اس نے بتایا رضوان کچھ دیر پہلے آیا ہے اور فریش ہونے گیا ہے تو وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

رضوان تیار ہو کر کمرے سے باہر آیا تو وہ اسی کا انتظار کر رہے تھے اس کے آتے ہی باہر آئے اور فلیٹ کو لاک کر کے کار میں جا بیٹھے۔ وہ ابھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہی تھا جب اس کے

موبائل کی رنگ ٹون بجی فیصل صاحب کے نمبر سے کال تھی اس نے اٹینڈ کی ان کی بات سن کر

وہ پریشان ہی ہو گیا ان سے کچھ دیر بات کر کے اس نے رابطہ منقطع کیا۔

"کیا ہوا؟ سب ٹھیک تو ہے؟" اسے پریشان دیکھ کر عماد نے پوچھا تو اس نے ساری بات بتائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ایس ایچ او سمجھتا ہے اسے فواد کی وجہ سے سسپینڈ کیا گیا ہے۔" رضوان نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"اس نے لاڑکانہ میں اپنا بزنس شروع کیا ہے۔" عماد نے کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے؟"فواد نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"مجھے میرے دوست نے بتایا تھا۔"عماد نے موبائل سے نظریں ہٹا کر کہا تو فواد نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی۔

"فواد اس ایڈریس پر چلنا،تائی امی نے کال کی تھی انھیں بات کرنی ہے۔"رضوان کی آواز سن کر اس نے اس سے راستہ پوچھا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر گیا۔روڈ پر کافی ہجوم تھا لوگ اپنی گاڑیوں سے اتر کر وہاں کھڑے تھے اس نے کار کو روکا اور باہر نکل آیا۔

"تم لوگوں کو شرم تو آتی نہیں ہے،انسانیت نام کی کوئی چیز تم لوگوں کے اندر نہیں ہے کیا؟ اس آدمی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے تم اسے اٹھانے کے بجائے ویڈیو بنا رہے ہو اس کی جگہ تم خود ہوتے تو تم پر کیا گزر رہی ہوتی تم نے کبھی سوچا ہے؟"لڑکی کی چلانے کی آواز تھی وہ لوگوں کو سائیڈ پر کر کے دیکھنے آیا سامنے بائک گری ہوئی تھی جبکہ آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اس کے

ہاتھ پر چوٹیں لگی ہوئی تھیں لوگ اس کی ویڈیو بنا رہے تھے جس پر اس لڑکی نے چلاتے ہوئے کہا تو انہوں نے اپنے موبائل کا کیمرہ بند کیا اور اس آدمی کے پاس گئے اور اسے ہسپتال چلنے کا کہا تو اس نے انکار کیا اور اپنی بائیک کی طرف گیا۔

"آپ ہسپتال چلیں آپ کو چوٹ لگی ہے۔" لڑکے نے کہا تو اس آدمی نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جہاں گہرا زخم تھا۔

"میں سامنے کلینک میں چلا جاؤں گا۔" اس نے سائیڈ پر بنی ہوئی کلینک کی طرف دیکھا تو اس لڑکے نے بائیک کو سیدھا کیا اور خود آگے بیٹھ کر اسے اسٹارٹ کر کے اس آدمی کو بیٹھنے کا کہا تو وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بیٹھ گیا۔ فواد نے حیرانی سے اس لڑکی کو دیکھا وہ نیلے رنگ کی شرٹ پر کالے رنگ کی پینٹ زیب تن کئے، بالوں کو کھلا چھوڑے، ہلکا میک اپ کئے غصے میں وہاں کھڑی تھی وہ آدمی جیسے ہی بائیک پر بیٹھا

اس نے اپنے قدم کار کی جانب بڑھائے جبکہ فواد اپنے خیالوں کو جھٹکتا ہوا کار میں آکر بیٹھا اور ڈرائیونگ اسٹارٹ کی۔

شو جیسے ہی اپنے اختتام کو پہنچا کنزہ شو کے ڈاریکٹر سے بات کرنے کے بعد اسٹوڈیو سے باہر نکل آئی اور کار میں آکر بیٹھ گئی اسے وردہ کے گھر جانا تھا اس نے ڈرائیونگ اسٹارٹ کی وہ ابھی تھوڑا ہی آگے گئی تھی جب لوگوں کا ہجوم دیکھا وہ کار سے باہر نکل کر آئی روڈ پر بائیک گری ہوئی تھی آدمی بائیک کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ہاتھ سے خون نکل رہا تھا لوگ اس کی مدد کرنے کے بجائے ویڈیو بنا رہے تھے۔

"لوگ بہت بے حس ہوتے ہیں انھیں اپنی تکلیف زیادہ اور دوسروں کی تکلیف کم لگ رہی ہوتی ہے۔"

وہ ان پر چلانے لگی تو انہوں نے موبائل کا کیمرہ بند کیا وہ جیسے ہی کلینک کے لیے گئے تو وہ بھی اپنی کار کی جانب بڑھ گئی۔

آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد اس نے کار کو وردہ کے گھر کے سامنے روکا اور اپنا موبائل اٹھا کر باہر آئی۔اس نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وجیہہ بیگم نے دروازہ کھولا وہ ان کو سلام کر کے اندر داخل ہوئی تو انہوں نے سلام کا جواب دیا۔وردہ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی اس کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی تو کنزہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وردہ کیا ہوا ہے؟ تم رو کیوں رہی ہو؟" اس نے پوچھا تو وہ اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

"کل سے اس کی طبیعت خراب ہے، ہسپتال بھی نہیں چل رہی ہے۔" وجیہہ بیگم نے بتایا۔

"وردہ تم ہسپتال کیوں نہیں جا رہی ہو؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا مگر وہ خاموش رہی۔

"تم بیٹھو میں چائے بنا کر آتی ہوں۔" وجیہہ بیگم نے کہا اور کچن میں چلی گئیں۔

"وردہ تم نے کل کہا تھا تمہیں کوئی بات بتانی ہے۔" اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہم کسی سے محبت کریں اور وہ ہمیں نظرانداز کرے ہماری محبت کی قدر نہ کرے، تو ہمیں دوبارہ

اس سے بات کرنی چاہیے یا نہیں؟" اس نے نمی میں گھلی آواز میں پوچھا تو وہ حیران رہ گئی۔

"جو شخص ہمیں نظرانداز کرے، ہماری محبت کی قدر نہ کرے اس سے لاتعلق ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔"اس نے سمجھانے کے انداز میں کہا تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"میں راحیل سے محبت کرتی ہوں، میں نے اسے اظہار بھی کیا تھا وہ مجھے نظرانداز کرتا ہے، صحیح سے بات تک نہیں کرتا، تم اسے سمجھاؤنا۔"وردہ نے روتے ہوئے کہا تو وہ حیران ہی رہ گئی اس نے ارد گرد دیکھا وجیہہ بیگم کچن میں تھیں۔

"تم نے مجھے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟"کنزہ نے آہستہ سے کہا تو اس کے رونے میں روانی آگئی۔

"ابھی بتادیا نا، تم اسے سمجھاؤ، میں اس سے

بات کروں تو غصے میں بات کرتا ہے،اس کی نظروں میں میری محبت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

اس نے روتے ہوئے ہچکی لی۔

"تم رونا بند کرو، آنٹی تمہارے لیے پہلے ہی پریشان

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہیں۔" وجیہہ بیگم جیسے ہی کچن سے باہر آئیں اس نے کہا تو وردہ نے اپنے آنسو صاف کیئے تبھی دروازے پر بیل بجی وجیہہ بیگم جیسے ہی جانے لگیں وردہ نے انھیں روکا۔

"ماما۔میں دروازہ کھولنے جاتی ہوں۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی گئی اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا رضوان موبائل میں نظریں کیئے کھڑا تھا اسے دیکھ کر مسکراتا ہوا گھر کے اندر چلا گیا

اور لاؤنج میں آکر اس نے سلام کیا تو وجیہہ بیگم اور کنزہ نے سلام کا جواب دیا۔

"تائی امی آپ کی طبیعت کیسی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں، وردہ کی طبیعت خراب ہے، ہسپتال جانا تھا اس لیے کال کی تھی۔" انہوں نے بتایا تو وہ اس کی جانب دیکھنے لگا وہ آہستہ سے چلتی ہوئی آئی اور صوفے پر بیٹھ گئی اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی وہ آج اداس تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تائی امی آپ بے فکر رہیں ہم ہسپتال جائیں گے پھر ڈنر کرنے ریستوان بھی جائیں گے، کیوں وردہ؟" اس نے حامی لینی چاہیے۔

"مجھے نہیں جانا۔" اس نے صاف انکار کیا تو وہ سب اس کی جانب دیکھنے لگے۔

"وردہ میں بھی چلوں گی، اب تو جاؤ گی نا؟" کنزہ نے ان سب کو پریشان دیکھ کر کہا تو وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی اس نے ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلایا وہ اپنے لیے کسی کو پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"میں آتی ہوں۔" اس نے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی تو کنزہ وجیہہ بیگم سے بات کرنے لگی۔

Clubb of Quality Content

وہ کچھ دیر بعد واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پرس تھا اس کے آتے ہی رضوان نے انھیں چلنے کا کہا تو وہ باہری دروازے کی جانب بڑھ گئیں وہ جیسے ہی باہر آئے فواد کار سے ٹیک لگائے موبائل استعمال کر رہا تھا جبکہ عماد کار میں بیٹھا ہوا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" کنزہ نے پوچھا تو وہ موبائل سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"میرا بھی یہی سوال ہے، تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس نے ڈھیٹ پن سے کہا تو وہ اسے گھورنے لگی۔

"میں اپنی دوست کے گھر آئی ہوں۔" اس نے جتایا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"اچھا۔ لگتا ہے گہری دوستی ہے۔" اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اب یہاں بھی جھگڑا کر رہے ہو۔" وردہ نے غصے میں کہا تو وہ دونوں اس کی طرف دیکھنے لگے بخار کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"تم کار میں بیٹھو۔" کنزہ نے کہا اور اپنی کار کا دروازہ کھولا تو وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم دونوں ہماری کار میں بیٹھ جاؤ۔" رضوان نے انھیں کہا۔

"تمہاری کار میں جگہ نہیں ہے، میں اپنی کار میں جاؤں گی۔" اس نے کار کی طرف دیکھا بیک سیٹ پر عماد بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ بھی بیک سیٹ پر بیٹھتا تو صرف فرنٹ سیٹ پر جگہ بچتی۔

"اور ویسے بھی وہ کار تمہاری نہیں بلکہ ایس ایس پی فواد میر کی ہے۔" اس نے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"اچھا۔ تم بتاتی تم بھی آئی ہو تو میں بس کا انتظام کروالیتا۔" اس نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"بس کی ضرورت نہیں ہے میرے پاس کار ہے۔" اس نے کہا اور ڈرائیونگ اسٹارٹ کی جبکہ وہ اس

کے یوں بولنے پر خاموش رہ گیا۔

"کار میں بیٹھو۔" فواد کی آواز سن کر وہ اپنے خیالوں کو جھٹکتا ہوا فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تو فواد

نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار کو آگے بڑھا گیا۔

"آگے ہسپتال ہے، کار روکنا۔" اس نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا تو فواد نے اسے گھورا۔

"وہ لڑکی تمہیں اتنا سنا کر گئی ہے پھر بھی تم نے ان سے بات کرنے جانا ہے۔" فواد نے کار کو ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میری کزن کی طبیعت خراب ہے، تائی امی نے کہا

تھا ہسپتال لے کر جاؤ لیکن اس کی دوست اس کے ساتھ ہسپتال چلی گئی۔"اس نے بتایا تو فواد خاموش رہا۔اس نے کچھ دیر کی مسافت کے بعد کار کو ہسپتال کے سامنے روکا تو رضوان کار سے نکل کر اندرونی دروازے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ عماد سے بات کرنے لگا۔

کچھ دیر بعد وہ ہسپتال سے باہر آئے تو وردہ کار

سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟"رضوان نے پریشانی میں اسے دیکھا۔

"سر میں درد ہو رہا ہے۔"اس نے بتایا۔

"تمہیں کوئی پریشانی ہے تو تم بتا سکتی ہو؟" اس کی بات سن کر اس نے کنزہ کی طرف دیکھا وہ گہری سوچ میں مبتلا تھی۔

"وردہ گھر چلیں؟" کنزہ نے اسے پریشان دیکھ کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہم ریستوران جائیں گے مس کنزہ ریاض آپ نہیں چلیں گی کیا؟" رضوان نے تلخ لہجے میں پوچھا تو نا جانے کیوں اسے برا لگا وہ کچھ دیر قبل اس سے اسی لہجے میں بات کر چکی تھی ہم اپنے رویے کے باعث دوسروں کی دل آزاری کر دیتے ہیں ہم اس وقت یہ نہیں سوچتے اسے ہماری بات کتنی بری لگی ہے لیکن جب ہم سے بھی اسی لہجے میں بات کی جاتی ہے تو ہمیں برا لگنے لگتا ہے اور اپنے رویے کا احساس ہوتا ہے۔

"تمہیں کچھ دیر قبل کہی گئی میری باتوں کا برا لگا ہے تو میں اس کے لیے معذرت کرتی ہوں۔" کنزہ نے سنجیدگی سے کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"مجھے کار والی بات بری لگی تھی۔" اس نے کہا اور مسکرانے لگا جبکہ وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگیں۔

"اچھا۔ معذرت!" اس نے آہستہ سے کہا۔

"ریستوران چلتے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے، تم دونوں بیک سیٹ پر بیٹھ جاؤ میں ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا ہوں۔" رضوان نے گھڑی میں ٹائم دیکھا رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے۔

"ٹھیک ہے۔" کنزہ نے اس مرتبہ فوراً کہا تو وہ مسکرانے لگا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں فواد کو بتا کر آتا ہوں۔" وہ اس سے بات کرنے کی غرض سے کار کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ بیک سیٹ پر آکر بیٹھ گئیں۔

کچھ دیر بعد وہ فواد سے بات کر کے واپس آیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔اس نے کار کو اسٹارٹ کیا اور ریستوران کے راستے پر ڈرائیو کر گیا۔

رات کے نو بج رہے تھے وہ کار سے اتر کر باہر آئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور ریستوران کے اندر داخل ہوئے۔اس وقت ریستوران بھرا ہوا تھا فواد نے کاؤنٹر پر جا کر بات کی جبکہ وہ ارد گرد دیکھنے لگی اس نے ویڈیو بنانے کے لیے موبائل کا کیمرہ آن کیا اور ارد گرد کی ویڈیو بنا کر موبائل کو واپس رکھ کر جیسے ہی پلٹی اسے غصہ آگیا فواد میرا اسے گھور رہا تھا۔

"نیوز اینکر آپ یہاں خبریں اکھٹی کرنے نہیں آئی

ہیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے طنز کیا۔

"پولیس آفیسر ویڈیو بنالی ہے، ویسے یہ خبر اچھی لگے گی ایس ایس پی کراچی کے مشہور ریستوران میں ڈنر کرنے گیا تھا۔"اس نے چڑانے کے انداز میں کہا اور وہ چڑ بھی گیا اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتا عماد کی بات سن کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"ویسے یہ خبر بھی اچھی لگے گی ایس ایس پی فواد میر شہر کے مشہور ریستوران میں ڈنر کرنے گیا تھا اور اس کی ملاقات نیوز اینکر کنزہ ریاض سے ہو گئی۔"عماد کی بات سن کر وہ اس کی طرف دیکھنے لگی وہ مسکرا رہا تھا اسے بھی ہنسی آگئی جبکہ فواد نے غصے میں انھیں دیکھا۔

"چلیں!" فواد نے کہا تو عماد نے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ ریستوران میں فیمیلی سائیڈ پر آئے اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے اس طرف پر سکون ماحول تھا۔ یہ کراچی کا مشہور ریستوران تھا اس وقت یہاں زیادہ رش ہوتا تھا۔ وہ وردہ سے بات کر رہی تھی جب اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی اس نے پرس سے موبائل نکالا اور اٹھ کر بات کرنے کی غرض سے سائیڈ پر چلی گئی راحیل کے نمبر سے کال تھی اس نے اٹینڈ کی۔

Clubb of Quality Content

"ماما بابا تمہارا انتظار کر رہے ہیں لیکن تمہیں ان کا خیال ہی نہیں ہے۔" اس نے سخت لہجے میں کہا تو وہ پریشان ہو گئی۔

"میں ڈنر کر کے آتی ہوں۔" اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تمہارے انتظار میں ڈنر نہیں کیا اور تم ڈنر

کر کے آؤ گی۔" اس نے غصے میں کہا اور کال کاٹ دی جبکہ وہ پریشان ہی ہو گئی۔ اس نے تحریم بیگم کے نمبر پر کال کی تو انہوں نے فوراً اٹینڈ کی۔ کنزہ نے انھیں بتایا وہ وردہ کے ساتھ ہسپتال گئی تھی اور اب ڈنر کرنے ریستوران آئے ہیں تو انہوں نے اسے ریلیکس رہنے کا کہا۔ وہ ان سے بات کر کے ٹیبل کی جانب آئی ویٹر کھانا رکھ کر چلا گیا تھا۔

Clubb of Quality Content!

"وردہ میں گھر جا رہی ہوں، کال آئی تھی۔" اس نے پرس اٹھایا۔

"ڈنر کر کے چلیں گے۔" وردہ نے کہا اور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔ کچھ دیر قبل وہ مسکرا کر بات کر رہی تھی اور اب پریشان تھی اسے سمجھ نہیں آئی۔

"کافی دیر ہو گئی ہے، گھر والے انتظار کر رہے ہیں۔" اس نے بتایا تو وہ سب اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ڈنر کر کے جاؤ، بل ہم نے پے کرنا ہے۔" رضوان نے مزاحیہ انداز میں کہا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنسنے لگی۔

"بل کی بات نہیں ہے، میں وردہ کے گھر کا بتا کر

آئی تھی میں نے یہ نہیں بتایا تھا میں اس کے ساتھ ریستوران جاؤں گی، اب کافی دیر ہو گئی ہے تو گھر والے پریشان ہیں۔" اس نے اپنے موبائل کو پرس میں رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم آنٹی سے بات کریں گے وہ تمہیں نہیں ڈانٹیں

گی۔"عماد کی بات سن کر وہ سب اس کی جانب

متوجہ ہوئے۔

"ماما مجھ پر غصہ نہیں کرتیں، میں نے کچھ دیر قبل بھائی اور ماما کو بتایا ہے میں ریستوران آئی
ہوں۔"اس نے بتایا اور ارد گرد دیکھنے لگی۔

"تمہارا بھائی ڈانٹے گا تو ہم اس سے بات کر لیں

گے فواد نے اس کا نمبر لیا تھا۔"رضوان نے کہا جبکہ راحیل کا سن کر وردہ کی آنکھوں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں آنسو آگئے کنزہ نے اسے پانی کا گلاس دیا تو اس نے پانی پیا جبکہ فواد نے نا سمجھی سے انھیں

دیکھا اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیوں اداس ہو گئی ہے۔

"تم بیٹھ جاؤ۔" وردہ نے نم آواز میں کہا تو وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وردہ کھانا کھاؤ۔" اس نے پلیٹ میں بریانی نکالی

اور پلیٹ اس کے سامنے رکھی تو وہ اپنے آنسو صاف کر کے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی۔

رات کے دس بج رہے تھے وہ ڈنر کر کے گھر کے لیے روانہ ہو گئے تھے رضوان ڈرائیونگ سیٹ پر جبکہ وردہ اور کنزہ بیک سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے کچھ دیر کی مسافت کے بعد اس نے کار کو وردہ کے گھر کے سامنے روکا تو وہ کار سے باہر نکل آئی وردہ، کنزہ سے بات کر کے گھر کے اندر چلی گئی۔

"میں تمہیں گھر تک چھوڑ دیتا ہوں۔" رضوان نے کار سے باہر آ کر کہا۔

"میں چلی جاؤں گی۔" اس نے جواباً کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"خیال سے جانا۔" رضوان نے فکر مندی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کو اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا گئی جبکہ وہ فواد کا انتظار کرنے لگا۔

وہ کار ڈرائیو کر رہی تھی وہ ابھی آگے گئی ہی تھی جب اچانک گولی چلنے کی آواز آئی اس نے شیشے سے باہر دیکھا۔اس کی کار پر گولی چلائی گئی تھی اس نے کار کو روکا اور پرس سے گن اٹھائی تو پھر سے اس کی کار کے شیشے پر فائر کیا گیا اس نے بھی جوابی حملہ کیا اور کار کو اسٹارٹ کیا اسے سمجھ نہیں آئی اس وقت یہ حرکت کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔اس نے شیشے سے دیکھا وہ آدمی کار میں بیٹھا ہوا فون پر بات کر رہا تھا اس نے موقع کا فائدہ اٹھا کر اس کی کار کا نشانہ لیا اور گولی چلائی تو وہ آدمی ہوشیار ہو گیا اس سے قبل کہ وہ اس کی کار کا نشانہ لیتا کنزہ نے کار کی اسپیڈ بڑھائی اور شیشے میں دیکھنے لگی تبھی اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی ایس ایس پی کے نمبر سے کال تھی اس نے سامنے سے موبائل اٹھایا اور کال اٹینڈ کی۔

Clubb of Quality Content

"تم گھر پہنچی؟"اس نے فوراً پوچھا۔

"پہنچنے والی ہوں۔"اس نے جواب دیا تبھی پیچھے سے گولی چلائی گئی تو اس نے کار کی اسپیڈ بڑھائی۔

"یہ فائرنگ کی آواز کیوں آرہی ہے؟"فواد نے ناسمجھی سے پوچھا تو اس نے کار کو موڑا۔

"تم بتا کیوں نہیں رہی؟"اس نے دبی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"تمہیں بتاؤں گی تم تو خوش ہوگے۔"اس نے کار کو گھر کے سامنے روکا اور گن کو اٹھا کر پرس میں رکھا۔

"نیوز اینکر بتاؤ۔"فواد نے اس کی بات کو نظرانداز کیا تو کنزہ نے اسے ساری بات بتائی۔

"تم رات کو گھر سے باہر جاتی کیوں ہو؟"اس نے غصے میں کہا جبکہ وہ کار کو لاکڈ کر کے گھر کے اندرونی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"میں گھر پہنچ گئی ہوں۔" کنزہ نے اس کے سوال کو نظرانداز کیا اور اسے بتا کر کال کاٹ کر گھر کے اندر داخل ہوئی تو تحریم بیگم لاؤنج میں رکھے گئے صوفے پر پریشان بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ راحیل صوفے پر بیٹھا ہوا موبائل استعمال کر رہا تھا۔

"تمہاری چھٹی پانچ بجے ہوئی تھی اور تم رات کے دس بجے گھر واپس آئی ہو۔" راحیل نے موبائل کو ٹیبل پر رکھ کر غصے میں کہا تو وہ وہاں رک گئی۔

Clubb of Quality Content!

"ورده کی طبیعت خراب تھی اس کے گھر گئی تھی پھر اس کے ساتھ ہسپتال اور ریستوران بھی گئی۔" کنزہ نے بتایا تو اسے غصہ ہی آگیا۔

"تم نے ماما سے کہا تھا تم اس کی طبیعت کا پوچھنے جاؤ گی اور گھوم پھر کر رات دس بجے واپس آئی ہو، نوکری کر رہی ہو وقت پر گھر واپس آجایا کرو۔" راحیل نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا اور اپنا موبائل اٹھا کر کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"ماما آپ اداس کیوں ہیں؟" کنزہ نے انھیں پریشان دیکھ کر پوچھا۔

"میں نے راحیل کو بتایا تھا تم مجھ سے پوچھ کر وردہ کے گھر گئی ہو تم پہلے بھی وردہ کے گھر جاتی تھی لیکن ناجانے کیوں وہ آج اتنا غصہ کر رہا ہے۔" تحریم بیگم نے پریشانی میں بتایا تو اسے وردہ کی باتیں یاد آئیں۔

"ماما آپ پریشان مت ہوں۔" اس نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"تم وقت پر گھر واپس آیا کرو۔" انہوں نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم بیٹھو میں کھانا لے کر آتی ہوں۔" تحریم

نے کہا اور صوفے سے اٹھ کر کچن کی طرف اپنے قدم بڑھائے۔

"ماما میں نے ریستوران میں ڈنر کیا ہے۔" اس نے بتایا تو وہ واپس پلٹی۔

"اچھا۔" انہوں نے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں جبکہ کنزہ نے فرج سے پانی کی بوتل نکالی اور ڈائیننگ ٹیبل سے گلاس اٹھا کر اس میں پانی نکال کر بوتل کو فرج میں واپس رکھا اور کرسی پر بیٹھ کر پانی پینے لگی۔ اس نے پانی پینے کے بعد گلاس کو کچن میں جا کر رکھا اور باہر آ کر اپنا پرس اٹھا کر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

Clubb of Quality Content

اس نے کمرے میں آکر پرس کو ٹیبل پر رکھا اور اپنا موبائل اٹھائے بیڈ کی طرف آئی۔

****

وہ گھر آکر اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ فواد نے کمرے میں آکر اپنی ورسٹ واچ ٹیبل پر رکھی اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس نے موبائل میں میسج ٹائپ کر کے پولیس آفیسر کے نمبر پر سینڈ کیا اور آنکھیں موند لیں۔ تو کچھ یادیں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگیں۔

"میں نے تمہاری شادی کی تاریخ طے کر لی ہے، تم شاپنگ کر لینا۔" وہ جیسے ہی باہر سے آکر صوفے پر بیٹھا فیصل صاحب نے کہا تو اس نے پریشانی میں انھیں دیکھا۔

"بابا میں نے منع کیا تھا ابھی تاریخ طے نہیں کریں۔" ساجد نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو وہ ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھنے لگے۔

"تم ناجانے کیوں انکار کر رہے ہو، مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔" انہوں نے غمگین لہجہ اپنایا۔

"بابا آپ کچھ مہینے بعد کی تاریخ طے کریں۔" اس نے کہا تو وہ غصے میں اسے دیکھنے لگے۔

"میں نے اجمل سے بات کرلی ہے اس لیے اب تاریخ آگے نہیں ہوگی۔" انہوں نے بتایا تو وہ صوفے سے اٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں ان سے بات کرنے جارہاہوں، وہ تاریخ آگے کر لیں گے۔" اس نے کہااور باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگے۔

"ساجد رکو۔" انہوں نے اسے روکا لیکن وہ رکا نہیں

اور باہر چلا گیا تو انہوں نے سیکیورٹی گارڈ کو بلایا اور ساجد کو روکنے کا کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"صاحب وہ چلا گیا ہے۔" سیکیورٹی گارڈ نے بتایا تو وہ صوفے سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

صبح کے دس بج رہے تھے اس نے کار کو حویلی کے سامنے روکا اور باہر آیا۔ سیکیورٹی گارڈ باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے قدم حویلی کی طرف بڑھائے وہ اندر داخل ہوا تو سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے محوِ گفتگو تھے اسے دیکھ کر مسکرا کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"انکل مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" اس نے اجمل صاحب سے کہا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کونسی بات کرنی ہے؟" انہوں نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"انکل میں کچھ مہینوں بعد شادی کرنا چاہتا ہوں، جبکہ بابا نے تاریخ طے کر دی ہے۔" اس نے کچھ دیر کی توقف کے بعد کہا تو وہ سب پریشان ہی ہو گئے۔

"تم اس رشتے سے ناخوش ہو کیا؟" انہوں نے پوچھا مگر وہ خاموش رہا۔

"ساجد تم جواب کیوں نہیں دے رہے؟" اجمل صاحب نے غمگیں لہجے میں سوال کیا تو اس نے ارد گرد دیکھا۔

"انکل میں اس رشتے سے خوش ہوں لیکن ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔" اس نے کچھ دیر بعد جواب دیا تو سب پر سکون ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم بیٹھو میں فیصل کو کال کر کے بلاتا ہوں اس نے تم سے کیوں نہیں پوچھا؟" انہوں نے ٹیبل سے فون اٹھایا اور کانپتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کرنے لگے ساجد کی بات سن کر پہلے تو وہ پریشان ہو گئے تھے اس لیے ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے جیسے ہی فیصل صاحب نے کال اٹینڈ کی انہوں نے بات کر کے رابطہ منقطع کیا اور ساجد کو بیٹھنے کا کہا تو وہ بیٹھ گیا۔

"ریحان تم یونیورسٹی نہیں گئے کیا؟" اس نے پوچھا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"طبیعت خراب تھی اس لیے نہیں گیا۔" اس نے بتایا اور موبائل استعمال کرنے لگا جبکہ وہ ارد گرد دیکھنے لگا۔ آدھے گھنٹے بعد فیصل صاحب آئے تو ساجد نے ان کی طرف دیکھا وہ غصے میں اسے دیکھ کر اجمل صاحب سے بات کرنے لگے تو انہوں نے اسے بیٹھنے کا کہا۔ وہ صوفے پر براجمان ہو گئے۔ اجمل صاحب نے ان سے شادی کی تاریخ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا ساجد نوکری ڈھونڈ رہا ہے جس کے باعث کچھ مہینوں بعد شادی کرنا چاہتا ہے ان کی بات سن کر وہ سب پر سکون ہو گئے تھے۔ انہوں نے کچھ مہینوں بعد کی تاریخ طے کی۔ ملازمہ چائے کا ٹرے لے کر آئی تو انہوں نے کپ اٹھایا اور چائے پینے لگے۔ ساجد انہیں منا چکا تھا وہ کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد اپنے گھر چلے گئے تھے۔ اس بات کے بعد فیصل صاحب نے ساجد سے بات نہیں کی تھی وہ اسے نظرانداز کرنے لگے تھے جس کی وجہ سے وہ پریشان رہنے لگا تھا اس نے کئی جگہوں پر نوکری کی بات کی تھی کچھ ہفتوں کے انتظار کے بعد اسے کمپنی سے کال

آئی تھی وہ انٹرویو دینے گیا تو اسے کمپنی جوائن کرنے کا کہا گیا اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔اسے سکھر شہر کی مشہور کمپنی میں نوکری مل گئی تھی یہ بات اس کی خوشی کا سبب بن گئی تھی۔اس نے گھر آکر فیصل صاحب کو اپنی نوکری کے متعلق بتایا تو انہوں نے اسے جواب نہیں دیا اور اسے نظر انداز کر کے کمرے میں چلے گئے جبکہ اس نے سدرہ بیگم کی جانب دیکھا جو اسے دلاسہ دے رہی تھیں۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے وہ بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا اور فیصل صاحب کا نمبر ڈائل کیا تو انہوں نے کال اٹینڈ کی۔

"بابا آپ ٹھیک تو ہیں؟"اس نے فوراً پوچھا۔

"ٹھیک ہوں کیا ہوا ہے تم پریشان لگ رہے ہو؟"انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا تو اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیئے۔

"آپ ابھی تک کراچی نہیں پہنچے اس لیے پوچھا۔"

اس نے تسلی سے جواب دیا۔

"پہنچنے والے ہیں۔" انہوں نے بتایا اور کچھ دیر بات کرنے کے بعد رابطہ منقطع کیا تو وہ پرسکون ہو کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تبھی اسے کنزہ کا خیال آیا اس نے موبائل میں اس کا نمبر ڈائل کیا تو کچھ دیر بعد کال اٹینڈ کی گئی۔

"کیا ہوا؟ کال کیوں کی ہے؟" کنزہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"تم سے بات کرنی ہے اس لیے کال کی ہے۔" اس نے بتایا تو وہ حیران رہ گئی۔

"اچھا۔" اسے سمجھ نہیں آئی کیا جواب دے۔

"تمہاری جاب کی چھٹی پانچ بجے ہو جاتی ہے تو اپنے گھر جایا کرو، گھومنے کی ضرورت نہیں ہے۔" فواد نے کہا تو اس نے موبائل کو دیکھا۔ وہ کیوں اس طرح اسے بول رہا تھا اسے سمجھ نہیں آئی۔

"تم میرے لیے پریشان ہو گیا؟" کنزہ نے اپنی مسکراہٹ کو روک کر پوچھا۔

"مس اینکر صاحبہ زیادہ خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" فواد نے طنزیہ لہجے میں کہا تو اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"فواد میر تم پریشان ہو رہے ہو۔" اس نے غصہ دلانے کی غرض سے کہا اس کے لہجے میں شرارت تھی جبکہ اس نے کنزہ کی بات کو نظرانداز کیا۔ وہ اسے تنگ کرنے کے لیے بول رہی تھی۔

"نیوز اینکر تم نے اپنے گھر والوں سے پوچھا نہیں جب تم سکھر سے واپس آرہے تھے تمہاری کار پر فائرنگ کیوں کی گئی تھی؟" فواد نے اس سے پوچھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کیا اسے ساری باتیں بتائی گئی ہیں یا نہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جب حملہ ہوا تھا بابا نے کہا تھا فیصل انکل نے حملہ کروایا ہے جبکہ میں نے ماما سے پوچھا تھا انہوں نے کہا بابا کا دوست ہے وہ بابا کے ساتھ کمپنی میں بزنس کرتا تھا۔ بزنس کی وجہ سے ان کا جھگڑا ہوا تھا اس نے بابا کو دھمکی دی تھی اس نے حملہ کروایا تھا۔" اس نے پرسوچ انداز میں بتایا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو کر رہ گیا۔ وہ حملہ اس نے کروایا تھا جبکہ کنزہ کی والدہ نے اسے کچھ اور ہی بتایا تھا اسے حیرانی ہوئی۔

"فواد میر تم سکھر جاتے ہو، تمہاری وہاں ریحان سے کبھی بات ہوئی ہے کیا؟" کنزہ نے سنجیدگی سے پوچھا تو ریحان کا نام سن کر اسے غصہ آگیا۔

"تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو؟" اس نے دبے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"کوئی وجہ ہوگی اس لیے پوچھا ہے۔" کنزہ نے جواباً کہا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہوگیا۔

"تم اپنے کزن سے پوچھ لینا وہ تمہیں جواب دے گا۔" اس نے پرسوچ انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔" کنزہ نے کہا اور کال کاٹ دی جبکہ اس نے موبائل کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور بیڈ سے ٹیک لگائی وہ کیوں اس سے ریحان کا پوچھ رہی تھی فواد نے غصے میں اسے جواب دیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے شرمندگی محسوس ہوئی وہ اپنی سوچوں میں مصروف تھا جب اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا وہ اٹھ کر دروازہ کھولنے گیا۔

"ماما بابا آئے ہیں۔" اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا عماد نے بتایا تو وہ کمرے سے باہر نکل کر لاؤنج میں آیا فیصل صاحب اور سدرہ بیگم صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے اس نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا وہ ان سے مل کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"انکل آنٹی مجھے آپ کو بات بتانی ہے۔" رضوان کہا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگے۔

"کونسی بات بتانی ہے؟" سدرہ بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"میں نے اپنے لیے لڑکی پسند کی ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"تم نے ہمیں تو نہیں بتایا۔" فواد نے اسے گھوری سے نوازا۔

"ابھی پتا چل گیا نہ تمہیں۔" اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو عماد ہنسنے لگا۔

"تم نے اس لڑکی کو بتایا؟" سدرہ بیگم نے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میری کزن کی دوست ہے ابھی بتایا نہیں ہے میں اس کے گھر رشتہ بھیجوں گا۔" اس نے خوشی سے کہا تو اس کی بات سن کر فواد نے حیرانی سے اسے دیکھا اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"تم نے تو خوشی کی خبر سنائی ہے۔" سدرہ بیگم نے کہا تو وہ مسکرانے لگا۔

وہ آپس میں باتیں کرنے لگے تبھی کچھ دیر بعد فواد صوفے سے اٹھ گیااور فیصل صاحب کو کمرہ دکھانے گیا جبکہ رضوان چائے بنانے کی غرض سے کچن میں چلا گیا تھا۔

****

صبح کے آٹھ بج رہے تھے وہ ڈائیننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے سدرہ بیگم نے ان کے لیے ناشتہ بنایا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بابا میں کام کے سلسلے سے جارہا ہوں، جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔" فواد نے ناشتہ کرنے کے بعد کہااور کرسی سے اٹھ گیا۔ وہ پولیس یونیفارم میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کیئے ہوئے تھا۔

"ٹھیک ہے۔"فیصل صاحب نے کہا تو اس نے ٹیبل سے فائل اور موبائل اٹھایا اور گھر سے باہر نکلا۔

باہر آکر اس نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا تبھی اس کے موبائل کی بپ

بجی اس نے نمبر دیکھا نیوز اینکر کے نمبر سے کال تھی اس نے نا سمجھی سے اٹینڈ کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مجھے کسی نمبر سے دھمکیاں مل رہی ہیں، کیا تم اس کی ڈیٹیل نکال کر بھیجو گے؟"اس نے پوچھا اسے نئے نمبر سے دھمکیوں بھرے میسجز آرہے تھے اس لیے اس نے کال کی تھی جبکہ اس کی بات سن کر اسے حیرانی ہوئی۔

"تم نے نیوز پڑھنے کے لیے کسی سے پیسے تو نہیں

لیے؟" فواد نے پرسوچ انداز میں پوچھا تو اسے غصہ ہی آگیا۔

"پیسے تم پولیس والے لیتے ہو، مجھے کال ہی نہیں کرنی چاہیے تھی۔" اس نے غصے میں کہا اور رابطہ منقطع کردیا جبکہ اس نے موبائل کو سامنے رکھا اور اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

وہ صبح نیند سے بیدار ہوئی تو اس نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور پاسورڈ کھولا۔ اس نے ٹیکسٹ میسجز کی نوٹیفیکیشن دیکھی تو میسجز پڑھنے لگی کسی نمبر سے دھمکیوں بھرے میسجز آئے ہوئے تھے۔

"تم نے نوکری ابھی تک نہیں چھوڑی پہلے بھی تمہیں کہا تھا خاموشی سے گھر بیٹھ جاؤ لیکن تم نے میری بات نہیں مانی۔" اس نے میسج پڑھا اسے سمجھ نہیں آئی کس نے میسج سینڈ کیا ہے۔

"تم نیوز اینکر پیسوں کی خاطر کسی کا بھی ساتھ دے دیتے ہو، ایس ایس پی نے ہی میری بدنامی کروائی تھی اور سارے چینل والوں نے ویوز

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کی خاطر میری ذہنی حالت خراب کر دی تھی میں بدلہ لوں گا۔" اسی نمبر سے میسج کیا گیا تھا۔ اس نے میسج پڑھ کر موبائل کو بیڈ پر رکھا اور گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی تبھی اسے فواد کا خیال آیا اس نے موبائل اٹھا کر اس کا نمبر ڈائل کیا تو اس نے کال اٹینڈ کی کنزہ نے اسے میسجز کا بتایا وہ پہلے تو اس کی بات سننے لگا لیکن جب اس نے جواب دیا تو کنزہ کو غصہ ہی آگیا وہ نا جانے کیوں نیوز اینکرز کے بارے میں اس طرح کہتا تھا اسے جب غصہ آتا تھا تو وہ بھی پولیس والوں کے بارے میں اسے کہتی تھی اس نے اب بھی پولیس والوں کے بارے میں کہا اور کال کاٹ کر

بیڈ سے اٹھ کر واڈروب سے کپڑے نکالنے لگی اس نے کالے اور نیلے رنگ کے کپڑے نکال کر واڈروب بند کیا اور فریش ہونے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔

****

صبح کے نو بج رہے تھے وہ ناشتہ کرنے کے بعد ڈائننگ ٹیبل سے برتن اٹھا کر کچن میں رکھنے گئی انیسہ بیگم اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھیں اور ٹیبل سے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کیا۔

"ماما مجھے وردہ کے گھر جانا ہے، کنزہ نے بتایا تھا اس کی طبیعت خراب ہے۔" اس نے کچن سے باہر آکر کہا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"دوپہر کو چلیں گے، تم جب تک گھر کے کام نبٹا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لو۔"انیسہ بیگم نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔"اس نے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی اس نے کمرے میں آکر بیڈ سے موبائل اٹھایا اور وردہ کے نمبر پر کال کی اس نے کافی دیر بعد اٹینڈ کی۔

"کیسی ہو؟"سارہ نے فوراً پوچھا۔

"ٹھیک ہوں، تمہیں میری یاد آگئی؟"اس نے جواب دینے کے بعد نروٹھے پن سے پوچھا۔

"میں نے تمہارے نمبر پر کال کی تھی تم نے اٹینڈ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نہیں کی تو میں نے کنزہ سے پوچھا اس نے بتایا

تمہاری طبیعت خراب ہے، میں دوپہر میں تمہارے گھر آؤں گی۔" اس نے پوری بات بتائی

تو وردہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"میری طبیعت خراب تھی اس لیے کال اٹینڈ نہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کی تھی، تم کیا کر رہی ہو؟" اس نے پھیکی مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔

"ابھی تو بیٹھی ہوئی ہوں، گھر کا کام کاج کرنا ہے۔" اس نے بتایا۔

"تم کام نبٹا لو۔" وردہ نے کہا اور اس سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد رابطہ منقطع کر دیا تو وہ اٹھ کر لاؤنج کی جانب بڑھ گئی۔

****

وہ گھر کا کام کاج نبٹا کر وردہ کے گھر جانے کے لیے تیار ہوئی تھی۔ اس نے پیچ کلر کا سوٹ زیب تن کیا تھا اور دوپٹے کو سلیقے سے سر پر پہنا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے اپنا پرس اٹھایا اور اس میں موبائل اور پیسے رکھ کر کمرے سے باہر آئی تو انیسہ بیگم لاؤنج میں رکھے گئے صوفے پر بیٹھی ہوئی اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

"ماما بابا کی کال آئی تھی وہ کل لاہور سے واپس

آ رہے ہیں۔" اس نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میری بھی اس سے بات ہوئی تھی۔" انہوں نے کہا

اور صوفے سے اٹھ کر باہری دروازے کی جانب بڑھ گئیں تو سارہ بھی آگے بڑھ گئی اس نے باہر آ کر گھر کو تالا لگایا اور پیدل چلنے لگی۔

"ماما میں راستے سے پھل خریدوں گی آپ رکشے والے کو بولیے گا راستے میں رکشہ روکے۔"
اس نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئیں۔

"ٹھیک ہے۔" انہوں نے کہا اور روڈ پر کھڑے رکشے

میں بیٹھی تو سارہ بھی بیٹھ گئی اور پرس سے موبائل نکال کر وردہ کے نمبر پر میسج سینڈ کرنے کے بعد باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ وردہ کے گھر پہنچ گئی تھیں۔ وجیہہ بیگم نے انھیں لاؤنج میں بٹھایا اور ان سے باتیں کرنے لگیں تبھی وردہ اپنے

کمرے سے باہر آئی اور سلام کر کے صوفے پر بیٹھ گئی۔انہوں نے سلام کا جواب دیا۔

"طبیعت کیسی ہے؟"انیسہ بیگم نے پوچھا۔

"آنٹی اب ٹھیک ہوں۔"اس نے مسکرا کر بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سارہ باہر گول گپے کھانے چلیں؟"وردہ نے آہستہ سے اس سے پوچھا۔

"ماما سے اجازت لو۔"اس نے جواباً کہا۔

"ماما، آنٹی ہم باہر سے گول گپے کھانے جائیں؟" اس نے فوراً پوچھا تو سارہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

"بازار جاؤ گی؟" انیسہ بیگم نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔

"آنٹی بازار نہیں جائیں گے، گھر سے تھوڑا آگے دکان ہے وہاں جائیں گے۔" اس نے بتایا اور ان کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے جاؤ جلدی واپس آنا۔" وجیہہ بیگم نے کہا تو وہ انیسہ بیگم کی طرف دیکھنے لگیں تو انہوں نے بھی اجازت دے دی وہ دونوں مسکراتی ہوئی کھڑی ہو گئیں۔

وردہ اپنے کمرے میں گئی اور دوپٹہ پہن کر ہاتھ میں پرس اٹھائے باہر آئی، سارہ نے اسے چلنے کا کہا۔ گھر کے لان میں کار کھڑی تھی وردہ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ سارہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تو اس نے کار کو اسٹارٹ کیا پانچ منٹ کی مسافت کے بعد اس نے دکان کے سامنے کار روکی اور باہر نکل کر آئی تو سارہ بھی باہر آ کر اس کے ہمراہ دکان کی طرف بڑھ گئی۔

"انکل دو پلیٹیں گول گپے کی دیں۔" سارہ نے کہا

ناولز کلب
Club of Quality Content

تو آدمی نے پلیٹ میں گول گپے رکھے اور ان میں چھولے رکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد آدمی نے گول گپے کی پلیٹیں انھیں دیں تو وہ دونوں گول گپے اٹھائے کرسی پر بیٹھ گئیں۔ سارہ نے ٹیبل پر گول گپے رکھے اور پرس سے موبائل نکال کر اس نے کنزہ کے نمبر پر کال کی۔

"کیا ہوا سارہ؟" کنزہ نے کال اٹینڈ کرنے کے بعد پریشانی میں پوچھا۔

"تم جاب پر ہو جبکہ وردہ اور میں گول گپے کھانے آئی ہیں۔" اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"مجھے بھی بتاتی میں بھی آجاتی۔" اس نے اسکرین کی طرف دیکھا جہاں ٹائم لکھا آرہا

تھا۔

"تم جاب پر ہوتی ہو اس لیے نہیں بتایا۔" اس نے گول گپے میں کھٹا پانی بھرا۔

"نیوز کا ٹائم ہو رہا ہے، پھر بات ہو گی۔" اس نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا جبکہ سارہ مسکراتی ہوئی گول گپے کھانے لگی۔

****

وہ میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد پولیس اسٹیشن آیا تھا اور وہاں آکر آفس میں بیٹھا تو اسے کنزہ کی بات یاد آئی اسے دھمکیوں بھرے میسجز موصول ہو رہے تھے وہ پیسوں کی بات کر کے اسے غصہ دلا گیا تھا جس کے سبب اس نے پوری بات نہیں بتائی تھی اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کنزہ کے نمبر پر کال کی مگر اس نے اٹینڈ نہیں کی تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا۔اس کی سوچ کا تسلسل موبائل کی رنگ ٹون سے ٹوٹا تو اس نے موبائل اٹھا کر نمبر دیکھا۔پرائیویٹ نمبر سے کال تھی اس نے اٹینڈ کی۔

"ایس ایس پی فواد میر تم سے کچھ پوچھنا ہے؟"

آدمی نے کہا تو اسے حیرانی ہوئی۔

"کیوں؟"اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"تم سے بدلہ لینا ہے، تمہاری فیمیلی بھی یہاں آئی

ہوئی ہے اور تمہاری دوست اس کے گھر اور جاب کا ایڈریس میں نے معلوم کروا دیا ہے۔"

اس نے دلفریب مسکراہٹ سے اسے بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کس کی بات کر رہے ہو تم؟"فواد نے غصے میں چلا کر پوچھا۔

"کنزہ ریاض کی بات کر رہا ہوں۔"اس نے بتا کر کال کاٹی جبکہ وہ کرسی سے اٹھ گیا اور عماد کا

نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"کیا کر رہے ہو تم؟"اس نے جیسے ہی کال اٹینڈ کی فواد نے فکر مندی سے پوچھا۔

"لنچ کر رہے ہیں۔"اس نے بتایا۔

"باہر مت جانا اور کسی کا دروازہ بھی مت کھولنا۔"اس نے آفس سے باہر نکلتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں خیریت تو ہے؟"عماد نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"خیریت ہے۔"اس نے کہا اور اس سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد رابطہ منقطع کر کے اس نے پولیس

کانسٹیبل کو نمبر بتایا اور اسے ڈیٹیل نکالنے کا کہا

تو اس نے اپنے موبائل میں نمبر لکھا اور آفس روم میں چلا گیا جبکہ فواد باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

****

شام کے چھ بج رہے تھے وہ کالے رنگ کی پینٹ پر

نیلے رنگ کی شرٹ زیب تن کیئے، اس پر کالے رنگ کا لانگ کوٹ پہنے کندھے پر دوپٹہ رکھے ہلکا میک اپ کیئے اسٹوڈیو سے باہر آئی اور اپنے پرس سے چابیاں نکال کر کار کی جانب

بڑھ گئی وہ ارد گرد دیکھتی ہوئی جا رہی تھی جب اس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی اس نے اسکرین پر دیکھا

اور نظر انداز کر دیا تو پھر سے رنگ ٹون بجی اس نے اس بار کال اٹینڈ کی اور موبائل کو کان سے لگایا۔

"کنزہ ریاض تم نے میسج کا جواب نہیں دیا؟" فون کی اس طرف سے پوچھا گیا۔

"تم نے مجھے دھمکی دی ہے میں تم پر ایف آئی آر درج کرواؤں گی۔" کنزہ نے غصے میں کہا اور کار کے سامنے رک گئی۔

"تم مجھے دھمکی دے رہی ہو۔" اس نے سخت لہجہ اپنایا۔

"میں نے کیا کیا ہے؟ تم بتاؤ؟" کنزہ نے ناسمجھی سے پوچھا تبھی گولی چلنے کی آواز آئی تو اس نے روڈ کی طرف دیکھا کار سے آدمی نے نکل کر گولی چلائی تھی اس نے ناسمجھی سے سامنے دیکھا اور کار کا دروازہ کھولنے کے لیے جیسے ہی آگے بڑھی جب اس آدمی نے پھر سے گولی چلائی تو اس نے زور سے چیخ ماری گولی کار کو لگی تھی۔ آدمی نے گن کے ٹریکر پر ہاتھ رکھا اور اس کا رخ کنزہ کی طرف کیا تو اس نے کال کاٹ کر اپنے آفس کا نمبر ڈائل کیا۔ تبھی گولی چلنے کی آواز آئی اور اس کے حلق سے زوردار چیخ برآمد ہوئی وہ نیچے بیٹھ گئی گولی اس کی ٹانگ کو چھو کر گزری تھی ٹانگ سے خون بہنے لگا وہ آدمی کار میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

"کنزہ تم ٹھیک تو ہو؟" فون کی اس طرف سے نیوز اینکر نے پوچھا۔

"تم یہاں آجاؤ میں آفس کے باہر ہوں۔" اس نے موبائل کو کان سے لگایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ٹھیک ہے۔" اینکر نے کہا اور کال کاٹ کر آفس میں بتانے گیا۔

کچھ دیر بعد لوگ اسٹوڈیو سے باہر نکل کر آئے تھے وہ کار سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی نیوز اینکر نے اسے سہارا دیا اور کار کی بیک سیٹ پر بٹھایا۔ وہ نیوز اینکر بیک سیٹ پر بیٹھی جبکہ رپورٹر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار کو ہسپتال کے راستے پر ڈرائیو کر گیا۔

****

شام کے چھ بج رہے تھے اس نے کار کو سائیڈ پر پارک کیا اور باہر نکل کر آیا۔ اس نے اپنے فلیٹ کی جانب قدم بڑھائے۔ اور سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے موبائل میں ٹائم دیکھا۔ اس نے فلیٹ کے سامنے قدم روکے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو عماد نے دروازہ کھولا اس نے اندر داخل ہو کر سلام کیا لاؤنج میں سدرہ بیگم بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے اور عماد نے سلام کا جواب دیا جبکہ وہ صوفے پر بیٹھ گیا سدرہ بیگم ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content!

"عماد سر میں درد ہے، ایک کپ چائے کا بنالو۔" اس نے ٹیبل پر چشمہ اور موبائل رکھا۔

"ٹھیک ہے۔" عماد نے کہا اور کچن میں چلا گیا جبکہ اس نے آنکھیں موند لیں تبھی اسے پرائیویٹ

نمبر سے کی گئی کال یاد آئی اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں۔

"کیا ہوا؟ تم ٹھیک تو ہو؟" سدرہ بیگم نے پریشانی

میں پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ٹھیک ہوں۔"اس نے مسکرانے کی سعی کی۔

"فیصل کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔"سدرہ بیگم نے اسے بتایا۔

"میں بابا سے بات کر کے آتا ہوں۔"اس نے کہا اور اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ ٹی وی دیکھنے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ فیصل صاحب سے بات کر کے لاؤنج میں آیا تو عماد کچن سے باہر نکلا اور ٹرے لیے لاؤنج میں آیا اس نے ٹرے کو ٹیبل پر رکھا۔

"رضوان نے کال کی تھی اس نے بتایا تمہارا نمبر بزی جا رہا ہے، اس نے بتانا تھا اسے کچھ کام ہے اس لیے دیر سے آئے گا۔"عماد نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اس نے مجھے میسج کر کے بتایا ہے۔" فواد نے چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا۔

"ماما ہم کچھ دن بعد سکھر واپس چلیں گے، فواد

اور رضوان نوکری پر ہوتے ہیں میں یہاں گھومنے آیا تھا ان کی مصروفیت کی وجہ سے ہم ابھی تک

ریستوران ہی گھومنے گئے ہیں۔" اس نے بتایا تو فواد نے اسے گھوری سے نوازا۔

"ویکینڈ پر گھومنے جائیں گے۔" سدرہ بیگم نے چینل تبدیل کیا۔

"تازہ ترین خبر سے آپ کو آگاہ کرتے چلیں نجی چینل کی نیوز اینکر کنزہ ریاض پر اسٹوڈیو سے کچھ آگے ہی حملہ کیا گیا ہے، ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گولی ان کی ٹانگ کو چھو کر گزری ہے۔" نیوز چینل پر اینکر خبر سنا رہا تھا جبکہ وہ حیرانی سے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔

"یہ کنزہ ہے نا؟" سدرہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ہاں ماما کنزہ ہے۔" عماد نے بتایا جبکہ فواد کو کنزہ کی صبح کہی گئی بات یاد آئی وہ بتا رہی تھی اسے کسی نے دھمکی بھرے میسجز سینڈ کئے ہیں اور اسے بھی تو کال کی گئی تھی اس نے کپ کو ٹیبل پر رکھا اور ٹیبل سے موبائل اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" سدرہ بیگم نے اسے باہری دروازے کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"ماما ہسپتال جا رہا ہوں۔" اس نے بتایا اور باہری

دروازے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ ٹی وی پر نیوز

سننے لگے اینکر کنزہ کے بارے میں بتا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

وہ صوفے پر بیٹھا ہوا ٹی وی دیکھ رہا تھا اس کے آدمی ہاتھ میں گن اٹھائے کھڑے تھے اس نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی کو بند کیا اور موبائل اٹھایا۔

"ایس ایس پی تمہاری دوست کی طبیعت کیسی ہے؟"اس نے نمبر ملایا اور جیسے ہی فواد نے کال

اٹینڈ کی اس نے دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائی۔

"تم نے اس پر حملہ کر کے اچھا نہیں کیا۔"فواد نے چلاتے ہوئے کہا تو وہ ہنسنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا اب میں اپنا

بدلہ لے رہا ہوں۔"اس نے صوفے سے اٹھ کر ٹہلتے ہوئے کہا تو فواد نے غصے میں کال کاٹی

جبکہ وہ مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

****

اس نے گھر سے باہر نکل کر تھانے کال کی تھی اور آفیسرز کو معلومات حاصل کرنے کے لیے تھانے جانے کا کہا وہ کار میں بیٹھ گیا تبھی اس کے موبائل پر کال آئی اس نے پریشانی میں اٹینڈ کی اس طرف کی باتیں سن کر اس نے غصے میں کال

کاٹی اور چینل کے ڈاریکٹر کا نمبر ڈائل کر کے ان سے ہسپتال کا نام پوچھا تو انہوں نے بتایا جبکہ اس نے کار کی رفتار بڑھائی اور دس منٹ کی مسافت کے بعد کار کو ہسپتال کے آگے روکا۔وہ اس وقت پولیس یونیفارم میں ملبوس تھا۔اس نے جیسے ہی نیوز سنی تھی وہ پریشانی میں گھر سے باہر آگیا تھا وہ کار کو سائیڈ پر پارک کر کے ہسپتال کے اندر داخل ہوا۔لوگ ہاتھ میں کیمرے پکڑے کھڑے تھے وہ جیسے ہی آگے آیا رپورٹر نے اس سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا۔

"سر نیوز اینکر پر اچانک حملہ ہونا کیا یہ ذاتی دشمنی ہو سکتی ہے یا پھر کسی نے ان کے شعبے کی وجہ سے ان پر حملہ کیا ہے؟" رپورٹر نے سوال پوچھا تھا۔

"ہم اس پر کاروائی کریں گے تو پتا چلے گا۔" اس نے جواب دیا اور ان سے ایکسکیوز کر کے اس نے سامنے دیکھا ریاض صاحب بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ راحیل ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے۔

"گولی ٹانگ کو چھو کر گزری ہے زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے، پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے آپ ان سے مل سکتے ہیں۔" ڈاکٹر نے بتایا اور اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔

"مجھے پیشنٹ سے آج کے حادثے کے بارے میں معلومات لینی ہے۔" اس نے کہا تو راحیل اس کی جانب متوجہ ہوا جبکہ ریاض صاحب گہری سوچ میں مبتلا بیٹھے تھے۔

"ایس ایس پی صاحب۔" راحیل نے فقط اتنا کہا۔

"میں ان سے پوچھ لوں؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"پوچھ لیں۔" راحیل نے کہا تو وہ روم میں چلا گیا وہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی وہ جیسے ہی روم میں آیا اس نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا اسے دیکھ کر اسے غصہ ہی آگیا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟" اس نے تلخی سے پوچھا۔

"مجھے آج کے حادثے کے بارے میں تم سے پوچھنا ہے، کیا تم جانتی ہو حملہ کس نے کیا تھا؟"
فواد نے نرم لہجے میں بات کی تو اسے حیرانی ہوئی اور اس کا صبح والا انداز گفتگو یاد

آیا۔

"ایس ایس پی فواد میر نے مجھ پر حملہ کروایا ہے۔" اس نے غصے میں کہا تو وہ نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھنے لگا وہ اس پر الزام لگا رہی تھی یا غصے میں بول رہی تھی اسے سمجھ نہیں آیا۔

"تم کیا کہہ رہی ہو؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"تمہیں لگتا ہے تمہارے بابا کے بارے میں جو خبر

نولز کلب
Clubb of Quality Content

نشر کی گئی تھی وہ میں نے پیسے لے کر سنائی تھی۔ صبح میں نے تمہیں بتایا مجھے دھمکیوں بھرے میسجز موصول ہوئے ہیں تم نے میری بات کو سیریس نہیں لیا۔ پولیس آفیسرز بدلہ لینے کے لیے ایسا بھی کر سکتے ہیں بڑی حیرانی کی بات ہے۔" کنزہ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا جبکہ اس کی بات سن کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔ وہ صبح والی بات کی وجہ سے اس طرح کہہ رہی تھی۔

"تم ہر بات پر پولیس آفیسرز کو بیچ میں کیوں لاتی ہو؟ تم نیوز اینکر بھی پیسے کے عوض خبریں

Clubb of Quality Content!

پڑھتے ہو۔" اس نے بھی جواباً اسی کے انداز میں کہا تو اس نے غصے میں اسے دیکھا۔

"تم نے اب نیوز اینکرز کے بارے میں کچھ کہا تو میں میڈیا پر تمہاری یہ بات بتاؤں گی۔" اس نے دھمکی دی۔

"تم مجھے دھمکی دے رہی ہو؟" فواد نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"ہاں دھمکی دے رہی ہوں۔" اس نے آرام سے جواب دیا تبھی ریاض صاحب کمرے کے اندر داخل ہوئے فواد کو دیکھ کر انھیں حیرانی ہوئی وہ اسے پہچان گئے تھے۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟" انہوں نے غصے میں پوچھا تو اس نے ناسمجھی سے انھیں دیکھا وہ ابھی باہر بتا کر آیا تھا جب وہ گہری سوچ میں مبتلا بیٹھے ہوئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"انکل مجھے آج کے حادثے کے متعلق معلومات لینی ہے میں نے راحیل کو بتایا ہے۔" اس نے بتایا تو انہوں نے اسے دیکھا۔ وہ پولیس یونیفارم میں ملبوس تھا۔ کئی سال قبل ان کی فواد سے ملاقات ہوئی تھی۔ فواد میر نے ان کے ساتھ کاروبار کرنے کی پیشکش کی تھی جسے وہ

آسانی سے منع کر گئے تھے اس کی وجہ انہوں نے فواد کو بتائی تھی جس کے باعث وہ خاموشی اختیار کر گیا تھا۔اسے ہسپتال میں دیکھ کر انھیں غصہ تو بہت آیا مگر وہ ضبط کر گئے۔

"تم نے سوالات پوچھ لیے ہیں تو یہاں سے جا سکتے ہو اور میری فیمیلی سے دور رہنا۔" ریاض صاحب نے کہا تو کنزہ نے نا سمجھی سے انھیں دیکھا۔

"بابا آپ اسے جانتے ہیں کیا؟" کنزہ نے ان سے پوچھا اور فواد کی طرف دیکھا جو اپنا غصہ ضبط کئے کھڑا تھا۔

"ہاں اسے جانتا ہوں۔" انہوں نے کہا اور وہاں رکھے گئے صوفے پر جا بیٹھے۔

Clubb of Quality Content!

"آپ پولیس آفیسرز کو آج کے حادثے کے بارے میں بتایئے گا۔" فواد نے کہا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ اس نے ریاض صاحب کی جانب دیکھا جو موبائل میں نمبر ڈائل کر رہے تھے اس نے بعد میں ان سے پوچھنے کا سوچا اور بیڈ سے ٹیک لگا گئی۔

****

وہ روم سے باہر آیا تو رضوان اور کچھ آفیسرز وہاں کھڑے باتیں کر رہے تھے اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے اور آفیسرز کو سمجھا کر رضوان کے ہمراہ وہاں سے باہر نکل آیا۔

"تم گھر جاؤ میں آفیسرز کے ساتھ جاؤں گا آج کیس حل کرنا ہے۔" رضوان نے اس کی طرف دیکھا اس کے چہرے سے تھکاوٹ جھلک رہی تھی بال بکھرے ہوئے تھے جو مزید اسے پرکشش بنا رہے تھے۔

"میں بھی چلوں گا۔"اس نے کہا اور اپنے قدم کار کی جانب بڑھائے۔

"کنزہ نے کچھ کہا ہے کیا؟"رضوان نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"یہ پوچھو کیا کچھ نہیں کہا؟"اس نے دانتوں کو پیسا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وہ اس حالت میں بھی لڑ رہی تھی کیا؟"اس نے حیرانی سے پوچھا اور کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تو فواد نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار کو اسٹارٹ کیا۔

"اسے لڑنے کا موقع چاہیے تھا، میں نے اس سے غصے میں بات کی تھی اس لیے اس نے کہا میں نے اس پر حملہ کروایا ہے۔"اس نے ڈرائیونگ کرتے

ہوئے بتایا۔

"تم اس سے غصے میں بات کرتے ہو اس لیے وہ تم سے لڑتی ہے۔" رضوان نے کہا تو اس نے کار کو روکا اور غصے میں اسے دیکھنے لگا۔

"تم تو سیریس ہی ہو گئے ہو، میں نے تو تمہیں بتایا ہے۔" اس نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو فواد نے کار چلائی۔

کچھ دیر کی مسافت کے بعد اس نے کار روکی اور

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کار سے باہر نکل آیا تو رضوان بھی باہر آیا۔ فواد نے پولیس آفیسر کا نمبر ڈائل کیا اور اس سے بات کر کے اس نے چوکیدار کو بلایا۔

"آپ نے بہت محنت کی ہے شکریہ۔" فواد نے مسکراتے ہوئے کہا تو چوکیدار خوش ہو گیا۔

"سر ان جیسے چوروں کو جو لوگوں کو لوٹ رہے ہیں ان کو جیل میں ہونا چاہیے۔" اس نے آہستہ سے بات کی تو فواد نے اس کی بات پر اثبات میں

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

سر ہلایا۔

"آپ ابھی گھر جائیں پولیس آفیسر زیہاں آئیں گے تو ہم اندر چلے جائیں گے۔" اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" چوکیدار نے کہا اور کرسی سے اپنا موبائل اٹھا کر جانے لگا جبکہ وہ کار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

وہ وہاں کھڑے انتظار کر رہے تھے تبھی پولیس کی گاڑی وہاں آکر رکی تو پولیس کانسٹیبل اور پولیس آفیسرز گاڑی سے باہر نکل کر آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم اس طرف جاؤ، تم باہر کھڑے ہونا اور آپ سب اندر جائیں۔" فواد نے انھیں کہا تو پولیس

کانسٹیبل وہاں کھڑے ہو گئے جبکہ آفیسرز ہاتھ میں گن پکڑے دروازے کی جانب بڑھ گئے فواد نے سائیڈ پر بنی ہوئی کھڑکی کھولی اور وہاں سے اندر جا کر اس نے دروازہ کھولا تو آفیسرز

اندر چلے آئے۔گھر میں کافی ڈبے رکھے ہوئے تھے میز پر پیسے اور موبائل پڑے ہوئے تھے آفیسر ز نے اپنے قدم کمرے کی جانب بڑھائے آدمی صوفے پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے وہ اندر آئے اور گن کا رخ ان کی طرف کیا تو وہ سب گڑبڑا گئے۔

"پولیس۔" آدمی نے کہا اور میز سے گن اٹھا کر اس کا رخ ان کی طرف کیا۔

"تم سب چپ چاپ پولیس اسٹیشن چلو، گن چلانے کی کوشش مت کرنا۔" فواد نے قدم آگے بڑھائے۔

Clubb of Quality Content!

"میں گن چلاؤں گا۔" آدمی نے چلاتے ہوئے کہا تو فواد نے آگے بڑھ کر اس سے گن چھینی تبھی صوفے پر بیٹھے ہوئے آدمی نے گن اٹھا کر گولی چلائی تو پولیس آفیسر ز نے آگے بڑھ کر اس سے گن چھیننے کی کوشش کی۔باہر سے پولیس کانسٹیبل بھی اندر آ گئے تھے انہوں نے آدمیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنائیں تو پولیس آفیسر ز نے ان کو سراہا۔

"انھیں گاڑی میں بٹھاؤاور تھانے لے کر چلو۔" رضوان نے کہاتو پولیس آفیسر زان کے سر پر گن

تانے باہر لے کر گئے۔

"ان موبائلز اور پیسوں کو تھانے میں جمع کرواؤ، اور موبائلز کی ڈیٹیل چیک کر کے انھیں جن لوگوں کے موبائلز ہیں ان سے رابطہ کر کے ان کو واپس کر دو۔" فواد نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" آفیسر نے کہااور کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ فواد نے اپنے قدم باہری دروازے کی جانب

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بڑھائے اور باہر آکر اس نے انھیں تھانے جانے کا کہا

پولیس آفیسرز جیسے ہی باہر آئے فواد نے کچھ دیر

ان سے بات کی اور اپنی کار کی جانب بڑھ گیا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تو رضوان فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھا اور کار کو آگے بڑھا گیا۔

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ گھر آئے تو سدرہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئی ان کا انتظار کر رہی تھیں۔ رضوان صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ فواد اپنے کمرے کی جانب جانے ہی لگا تھا جب سدرہ بیگم کی آواز سن کر اس نے اپنے قدم روکے۔

آرام نہ کرنے کی وجہ سے اس کے دماغ کی شریانے

دکھنے لگی تھیں اس کے چہرے سے تھکاوٹ عیاں تھی اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

Clubb of Quality Content

"کنزہ کی طبیعت کیسی ہے؟" سدرہ بیگم نے فکرمندی سے پوچھا۔

"گولی ٹانگ کو چھو کر گزری ہے زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے وہ ٹھیک ہے۔" اس نے بتایا تو وہ پرسکون ہو گئیں۔

"تم نے اس سے بات کی؟" انہوں نے سوالیہ نگاہوں

سے پوچھا تو ساری باتیں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگیں ریاض صاحب کا تلخ رویہ اور کنزہ کی بیوقوفانہ باتیں اس نے اپنے خیالوں کو جھٹکا۔

"ماما میری اس سے بات ہوئی تھی اور ریاض انکل بھی وہاں تھے انہوں نے مجھے اپنی فیملی سے دور رہنے کا کہا ہے۔" اس نے بتایا تو وہ پریشان ہی ہو گئیں۔

"تم آرام کرو تھکے ہوئے لگ رہے ہو۔" سدرہ بیگم نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتی ہوں۔" رضوان کو موبائل استعمال کرتے ہوئے دیکھ کر انہوں نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ وہ کچن میں چلی گئیں۔

****

وہ کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی سارہ اور اس کی والدہ کچھ دیر قبل ہی اپنے گھر کے لیے روانہ ہوئی تھیں۔اس نے موبائل کو ٹیبل پر رکھا اور اٹھ کر لاؤنج میں چلی گئی۔وجہیہ بیگم کچن میں کھانا بنا رہی تھیں اس نے ٹیبل سے ریموٹ اٹھایا اور ٹی وی کو آن کر کے صوفے پر بیٹھ گئی اس نے چینل کو تبدیل کیا تو نیوز چینل آیا وہاں کنزہ کا نام دیکھ کر اسے حیرانی ہوئی اس نے نا سمجھی سے دیکھا۔

"نجی چینل کی نیوز اینکر کنزہ ریاض پر اسٹوڈیو سے کچھ آگے ہی حملہ کیا گیا ہے،ان کی حالت کے پیشِ نظر ان کو ہسپتال لے جایا گیا ہے،آئیں ہمارے رپورٹر سے پوچھتے ہیں۔" اسکرین پر ایک طرف ہسپتال دکھایا جارہا تھا جہاں سے رپورٹر بات کر رہا تھا۔

"کیا ابھی تک اس بات کا پتا نہیں چلا حملہ کرنے والے کون تھے؟ کیا کنزہ ریاض کی کسی سے ذاتی دشمنی تھی؟" اینکر نے سوال پوچھا تھا۔

ناولز کلب
Club for Quality Content

"کنزہ ریاض کو کچھ دیر قبل ہی ہوش آیا ہے،ان کی حالت بہتر ہے اور جہاں تک بات ہے حملہ کس نے کیا؟ یا ان کی کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی تھی اس بات کا پتا نہیں چلا۔ پولیس اس معاملے کی کاروائی کر رہی ہے۔" رپورٹر بتا رہا تھا جبکہ اسے معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور موبائل اٹھا کر کنزہ کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"تمہاری طبیعت کیسی ہے؟" اس نے جیسے ہی کال اٹینڈ کی وردہ نے روتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں، تم رونا بند کرو۔"اس نے آہستہ سے کہا تو اس نے اپنے آنسو صاف کیئے۔

"کس نے حملہ کیا تھا؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا تو وہ خاموش ہو گئی۔

"کیا ہوا کنزہ؟"اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کس نے حملہ کیا تھا، مجھے دھمکی بھرے میسجز موصول ہوئے تھے میں نے ایس ایس پی کو بتایا تو اس نے کہا میں نے کسی سے پیسے لیے ہوں گے، اسے لگتا ہے نیوز اینکرز پیسے لے کر خاص خبریں پڑھتے ہیں بلکہ ایسا بلکل بھی نہیں ہے نیوز اینکرز کو دھمکیاں دی جاتی ہیں جس کے باعث وہ کئی خبریں نشر نہیں کرتے۔"کنزہ نے مدھم آواز میں بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم دونوں لڑتے وقت اپنے پروفیشن کو بیچ میں کیوں لاتے ہو؟" وردہ نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

"وہ مجھے غصہ دلاتا ہے اسے لگتا ہے اس کے والد کے خلاف نیوز پڑھنے کے میں نے پیسے لیے تھے۔" اس نے بتایا۔

"اس کو کسی نے کہا ہو گا تبھی وہ تمہیں بولتا ہے۔" وردہ نے کہا تو وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی۔

"ہمممم۔" اس نے ہنکار بھرا اور کچھ دیر اس سے بات کرنے کے بعد رابطہ منقطع کر دیا تو وردہ نے سارہ کے نمبر پر کال ملائی۔

Clubb of Quality Content!

"کیا ہوا وردہ؟" سارہ نے کال اٹینڈ کرنے کے بعد مصروف انداز میں پوچھا۔

"تم نے نیوز دیکھی؟" اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں کیا ہوا ہے؟" اس نے کچن سے باہر نکلتے ہوئے کہا تو وردہ نے اسے پوری بات بتائی۔

"نیوز دیکھا کرو تا کہ معلوم ہو ارد گرد کیا ہو رہا ہے جب دیکھو کچن کا کام کر رہی ہوتی ہو۔" اس نے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔

"گھر کی ذمہ داری مجھ پر ہے تو کچن کے کام ہی کروں گی نا۔" اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"تمہاری شادی ہو جائے گی پھر کام کون کرے گا؟"

وردہ نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔

"رشتہ آیا ہی نہیں اور تم شادی کا سوچ رہی ہو۔"

اس نے منہ بنایا تو وردہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا۔" اس نے کہا۔

"میں کنزہ سے بات کرتی ہوں۔" سارہ نے کہا اور وردہ سے کچھ دیر بات کر کے کال کاٹی اور کنزہ کا

نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ میں نے نیوز نہیں دیکھی تھی مجھے وردہ نے بتایا ہے۔" اس نے جیسے ہی کال اٹینڈ کی سارہ نے فوراً کہا۔

"ٹھیک ہوں۔" اس نے جواب دیا۔

"اچھا میں گھر آؤں گی تو پھر بات ہو گی۔" سارہ نے اس کی طبیعت کے سبب کہا۔

"ٹھیک ہے۔" کنزہ نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا جبکہ سارہ موبائل کو رکھ کر انیسہ بیگم کو بتانے کی غرض سے ان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

رات کے بارہ بج رہے تھے وہ نیلے رنگ کی شرٹ پر کالے رنگ کی پینٹ زیب تن کئے بالوں کو جیل سے سیٹ کر کے بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا۔وہ کچھ دیر قبل فریش ہو کر آیا تھا اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں اس کے سر میں درد ہو رہا تھا اسے آنکھیں موندیں ابھی چند منٹ ہی ہوئے تھے جب اس کے موبائل کی بپ بجی اس نے نظرانداز کیا لیکن کال کرنے والا ڈھیٹ تھا تبھی مسلسل کال کر رہا تھا اس نے اٹھ کر موبائل اٹھایا اور فوراً کال اٹینڈ کی۔

"کیا مسئلہ ہے؟جب کال نہیں اٹھا رہا تو کوئی وجہ ہو سکتی ہے نا؟"اس نے غصے میں کہا تو اس طرف سے قہقہہ گونجا اس نے موبائل کو کان سے ہٹا کر نمبر دیکھا ریحان کے نمبر سے کال تھی۔

"فواد میر مجھے بھی کوئی کام ہوگا اس لیے مسلسل کال کر رہا تھا۔" اس نے اب سنجیدگی سے بتایا تو اسے حیرانی ہوئی۔

"کیا کام ہے؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"میں نے سنا ہے تمہاری فیملی کراچی گئی ہے، تو

میں بھی کل کراچی کے لیے روانہ ہوں گا، مجھے امید ہے یہ خبر سن کر تمہیں خوشی تو بلکل نہیں ہوئی ہوگی۔" ریحان نے کہا تو اس کی بات سن کر اسے غصہ ہی آگیا۔

"ریحان خبردار جو میری فیمیلی کو ذرا بھی نقصان پہنچایا یہ مت بھولو تمہارے چاچو کی فیمیلی بھی یہاں رہتی ہے۔" اس نے غصے میں چلاتے ہوئے کہا تو وہ ہنسنے لگا۔

"میں نے یہ بھی سنا ہے تم میری کزن کے ساتھ گھومتے ہو، یہ بدلہ لینے کی غرض سے کر رہے ہو نا؟" اس بار اس نے بھی غصے میں پوچھا تو پہلے تو اسے حیرانی ہوئی پھر وہ مسکرانے لگا۔

"ویسے تمہاری کزن بہت خوبصورت ہے لیکن بلکل تمہاری طرح بدتمیز ہے، مجبوری کے تحت اس سے بات کرنی پڑتی ہے۔" فواد کی بات سن کر اس نے غصے میں ارد گرد دیکھا۔

"میری کزن کے بارے میں اب کچھ مت بولنا سمجھے!" ریحان نے اسے غصے میں کہا تو ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکرانے لگا۔

"اب تو ضرور بات کروں گا۔" فواد نے اسے تپایا تو اس نے غصے میں کال کاٹ دی جبکہ اسے کنزہ کی کہی گئی باتیں یاد آئیں تو اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا

کر سونے کی غرض سے آنکھیں موندلیں۔

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صبح کے آٹھ بج رہے تھے وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی باہر میڈیا رپوٹرز اور پولیس آفیسر ز ریاض صاحب سے بات کر رہے تھے اسے ریاض صاحب کی بات یاد آئی انہوں نے فواد سے کہا تھا وہ ان کی فیمیلی سے دور رہے اسے وجہ سمجھ نہیں آئی اس نے ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور فواد کے نمبر پر میسج لکھ کر سینڈ کیا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

کافی دیر ہو گئی اس نے جواب نہیں دیا تو اسے غصہ ہی آگیا اسے یاد آیا کل اس نے غصے میں اسے کہا تھا اس پر حملہ اسی نے کروایا ہے تبھی وہ اسے نظرانداز کر رہا تھا اس نے پھر سے میسج لکھ کر سینڈ کیا۔

"ایس ایس پی زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اہم بات بتانی تھی۔"

Clubb of Quality Content!

پھر بھی جواب نہیں آیا تو اس نے موبائل کو بیڈ پر رکھا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگی اس نے بیڈ کا سہارا لیا اور پاؤں نیچے رکھے اسے ٹانگ میں درد ہونے لگا تو وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"کنزہ۔" تبھی کمرے میں تحریم بیگم داخل ہوئی وہ رو رہی تھیں ماں تھیں اولاد کو تکلیف میں کیسے دیکھ سکتی تھیں۔

"ماما آپ رو رہی ہیں؟" اس نے ان سے ملنے کے بعد پوچھا۔

"میں کل سے پریشان ہوں، ریاض نے کہا تھا صبح تم سے ملنے آؤں۔" انہوں نے بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ میری وجہ سے پریشان ہیں۔" اس کی آنکھوں میں نمی آگئی۔

"میں تمہارے لیے کھانا لے کر آئی ہوں، ریاض نے بتایا تم نے ناشتہ نہیں کیا۔" تحریم بیگم نے کرسی پر بیٹھ کر اس کے لیے کھانا نکالا تو وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"ماما مجھے آپ سے فیصل انکل کی فیمیلی کے متعلق پوچھنا ہے، بابا ایس ایس پی فواد میر سے غصے میں بات کرر ہے تھے مجھے وجہ سمجھ نہیں آئی۔" اس نے نا سمجھی سے کہا۔

"تم ابھی کھانا کھاؤ۔" انہوں نے اس کے سامنے ناشتہ رکھا تو وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ سب ڈائینگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے سدرہ بیگم نے ٹیبل پر چائے کا ٹرے رکھا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئیں وہ ناشتہ کرنے کے بعد اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

وہ کالے رنگ کے لباس میں ملبوس کندھے پر گندمی رنگ کی شال رکھے بالوں کو سیٹ کیئے، سفید رنگت، پانچ فٹ آٹھ انچ قد وہ باہر جانے کے لیے تیار ہوا تھا۔

"ماما میں کام سے باہر جا رہا ہوں، دوپہر کو شاپنگ پر چلیں گے۔" سدرہ بیگم ناشتہ کرنے کے بعد برتن اٹھا رہی تھیں جب اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے، تم خیال سے جانا۔" انہوں نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"فواد میں کنزہ سے طبیعت پوچھنے جاؤں گا، تم چلو گے؟" رضوان نے کرسی سے اٹھ کر پوچھا تو اس کا نام سن کر اسے نا جانے کیوں غصہ آیا اسے کنزہ کی کل والی بات یاد آئی۔

"میں نہیں جاؤں گا، تم چلے جانا۔" اس نے کہا اور باہری دروازے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ نا سمجھی سے کندھے اچکا گیا۔

وہ باہر آکر کار میں بیٹھا اور خود پر ضبط کر کے ڈرائیونگ کرنے لگا کچھ دیر کی مسافت کے بعد اس نے کار کو پولیس اسٹیشن کے آگے روکا اور باہر نکل آیا۔ پولیس کانسٹیبلز باہر کھڑے باتیں کر رہے تھے وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے؟" اس نے کانسٹیبل سے پوچھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سر شہر میں جو واردات ہو رہی ہیں اس گروپ کے آدمی کو پکڑا ہے اس سے پوچھا ہے، اس نے بتایا ہے کہ ان کا گروپ بنا ہوا ہے جو لوگوں سے گن پوائنٹ پر چیزیں لوٹتا ہے ان کے گروپ کے کچھ آدمی علاقے سے باہر تھے انہوں نے نام بتا دیے ہیں۔" پولیس کانسٹیبل نے بتایا۔

"اور کوئی کیس ہے؟"اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔

"سر نیوز اینکر پر حملہ ہوا تھا اس کی تفتیش جاری ہے۔"اس نے بتایا۔

"تم اس کی فائل دکھاؤ۔"فواد نے پر سوچ انداز میں کہا تو کانسٹیبل فائل لینے چلا گیا اور ٹیبل سے فائل لا کر فواد کو دی تو اس نے فائل کھول کر دیکھی۔

Clubb of Quality Content

"اسٹوڈیو کے سامنے اس پر حملہ ہوا تھا وہاں پر لوگ ہوں گے ان سے پوچھنا پڑے گا۔"فواد نے فائل بند کی۔

"سر آج آفیسرز اس کیس کی کاروائی کریں گے۔"

پولیس کانسٹیبل نے بتایا۔

"ٹھیک ہے میں اس کیس کے حوالے سے آفیسرز سے بات کرتا ہوں۔" اس نے کہا اور کرسی سے اٹھ

گیا۔

"ٹھیک ہے۔" کانسٹیبل نے کہا تو فواد باہر آیا اس نے آفیسر ز کو بلایا تو وہ اس طرف آئے۔ اس نے گزشتہ روز والے کیس کے متعلق انھیں بتایا اور کیس کی تفتیش کرنے کا کہا۔ وہ ان سے کچھ دیر بات کرنے کے بعد اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

صبح کے دس بج رہے تھے اسے ڈسچارج مل چکا تھا اسے چلنے میں دشواری ہو رہی تھی وہ ویل چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی تحریم بیگم نے اسے اٹھنے میں مدد کی اور کار کی بیک سیٹ پر اسے بٹھایا اور خود بھی بیک سیٹ پر بیٹھ گئیں تبھی ریاض صاحب آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھے تو راحیل نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار اسٹارٹ کی۔

"بابا آپ ناراض ہیں کیا؟" کنزہ نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں" انہوں نے جواب دیا۔

Clubb of Quality Content

"بابا مجھے کل صبح میسجز آئے تھے میں نے اس لیے نہیں بتایا آپ پریشان ہو جاتے۔" اس نے اداس لہجے میں بتایا تو وہ فکر مندی سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم نے مجھے نہیں بتایا تو راحیل کو بتا دیتی، ہم نے جب نیوز میں دیکھا بہت پریشان ہو گئے تھے۔" ریاض صاحب نے پریشانی میں بتایا۔

"بابا معذرت! اس نے نم آواز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس طرح کے دھمکی بھرے میسجز موصول ہوں تو ہمیں بتایا کرو۔" انہوں نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ ریاض صاحب نے پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کروالی تھی انھیں سمجھ نہیں آیا تھا کنزہ پر حملہ کس نے کروایا تھا۔ وہ کل سے پریشان تھے۔ راحیل نے گھر کے سامنے گاڑی روکی تو تحریم بیگم باہر آئیں اور اسے سہارا دیا تو وہ آہستہ سے چلتی ہوئی ان کے ساتھ اندرونی دروازے کی جانب بڑھ گئی جبکہ ریاض صاحب نے کار سے باہر آکر

موبائل میں نمبر ڈائل کیا تو راحیل نے نا سمجھی سے انھیں دیکھا۔اس نے کار سے باہر آکر ان کو دلاسہ دیا اور ان سے باتیں کرتا ہوا گھر کی جانب بڑھ گیا۔

****

وہ دوپہر کو گھر آیا تو سدرہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں وہ سلام کر کے صوفے پر بیٹھ گیا تو انہوں نے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم نے کنزہ سے طبیعت پوچھی؟"انہوں نے سوال کیا تو وہ ان کی جانب دیکھنے لگا۔

"نہیں۔"اس نے بتایا۔

"تم اس سے طبیعت پوچھ لینا، میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتی ہوں۔" وہ کچن میں چلی گئیں تو اس نے موبائل آن کیا کئی میسجز آئے ہوئے تھے اس نے میسجز پڑھے۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

"ایس ایس پی زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے، مجھے اہم بات بتانی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کنزہ کا میسج پڑھ کر اس نے جواب لکھ کر سینڈ کیا اور صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

وہ کمرے میں بیٹھی ہوئی موبائل میں مصروف تھی جب اس کے موبائل پر میسج کی نوٹیفیکیشن موصول ہوئی اس نے میسج کھول کر پڑھا۔

"کونسی بات بتانی ہے؟"

"میں نے کب نخرے دکھائے؟"

فواد کے نمبر سے میسج آیا تھا اس نے بھی رپلائی

دیا۔

"اتنی دیر سے رپلائی دیا ہے، یہ نخرے دکھانا ہی تو ہوا۔"

وہ صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا جب اس کا میسج آیا اس نے میسج پڑھ کر نفی میں سر ہلایا اور

ٹائپنگ کرنے لگا۔

"میسج کا دیر سے جواب آئے اس کا ہر گز بھی یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جسے میسج کیا ہے وہ نخرے دکھا رہا ہے اس لیے اس نے دیر سے جواب دیا ہے۔ کچھ لوگ مصروف ہوتے ہیں ہر وقت موبائل ہاتھ میں لے کر نہیں بیٹھے ہوئے ہوتے، اپنے کام کاج اور نوکری میں مصروف ہونے کی وجہ سے دیر سے جواب دیتے ہیں جبکہ کچھ لوگوں کو توجہ چاہیے ہوتی ہے وہ آپ کا میسج پڑھ کر جان بوجھ کر دیر سے جواب دیتے ہیں تاکہ ان کو توجہ مل سکے، میں مصروف تھا اس لیے جواب نہیں دے سکا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

فواد کا میسج پڑھ کر اسے شرمندگی محسوس ہوئی اس نے جواب نہیں دیا اور موبائل کو بیڈ پر رکھ دیا تبھی وردہ اور سارہ اس کے کمرے کے اندر داخل ہوئیں تو وہ ان کی جانب دیکھنے لگی انھیں دیکھ کر اسے خوشی محسوس ہوئی تھی۔

"طبیعت کیسی ہے؟" سارہ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔" اس نے جواب دیا تو سارہ نے اسے گھورا جبکہ وردہ بیڈ پر بیٹھ گئی وہ اداس لگ رہی تھی کنزہ نے بعد میں پوچھنے کا سوچا۔

"کنزہ رضوان، فواد میر کا دوست ہے، وہ تمہاری طبیعت پوچھنے آیا ہے، ایس ایس پی کیوں نہیں آیا؟" وردہ نے خاموشی کو توڑا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کنزہ اس سے لڑتی ہے اس لیے وہ نہیں آیا۔" سارہ نے فوراً کہا۔

"سارہ تم میری دوست ہو یہ مت بھولو۔" کنزہ نے اسے گھورا تو اس نے دانت نکالے۔

"وہ کل ہسپتال آیا تھا۔" اس نے آہستہ سے بتایا۔

"اس نے تم سے طبیعت پوچھی؟" وردہ نے جلدی سے پوچھا۔

"تمہارا اس سے جھگڑا تو نہیں ہوا؟" سارہ نے بھی سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"کیا مسئلہ ہے؟" کنزہ نے غصے میں انھیں گھورا تو وہ مسکرانے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم بتاؤ۔" وردہ نے التجا کی۔

"میں نہیں بتا رہی، ایس ایس پی سے جا کر پوچھو۔" اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا جبکہ وہ دونوں ہنسنے لگیں۔

"تم ہماری دوست ہو، ہم تو تم سے پوچھیں گے۔" سارہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا تبھی انیسہ بیگم اور وجیہہ بیگم کمرے کے اندر داخل ہوئیں اور اس سے طبیعت پوچھنے لگیں تو سارہ اور وردہ بیڈ سے اٹھ گئیں۔ وردہ کمرے سے باہر نکل کر لاؤنج میں آئی ریاض صاحب اور رضوان وہاں بیٹھے ہوئے محو گفتگو تھے جبکہ راحیل سائیڈ پر کھڑا ہوا موبائل پر بات کر رہا تھا وہ اس طرف گئی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" وہ کال کاٹ کر جیسے ہی جانے لگا جب وردہ نے کہا تو اس نے ارد گرد دیکھا۔

"اچھا۔" اس نے فقط اتنا کہا تو اسے غصہ ہی آگیا وہ اسے نظرانداز کر رہا تھا۔

"تم کیوں میرے میسجز کا جواب نہیں دیتے، تمہیں پتا بھی ہے میں تم سے محبت کرتی ہوں۔" اس نے آہستہ سے کہا تو وہ اس پر استہزائیہ ہنسنے لگا اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"تم یکطرفہ محبت میں مبتلا ہو مجھے بھول جاؤ، اگلے مہینے میری شادی ہے میں بہت خوش ہوں تم بھی خوش رہو۔" راحیل کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے سے آنسو صاف کئے اور اسے دیکھنے لگی۔ وہ گرے رنگ کی شرٹ پر کالے رنگ کی پینٹ زیب تن کئے، بکھرے ہوئے بال، گوری

رنگت، براؤن آنکھیں وہ اس سے محبت کر بیٹھی تھی۔

Clubb of Quality Content!

"تم مجھ سے محبت نہیں کرتے؟" اس نے سوال پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔" راحیل نے کہا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ روتی ہوئی کنزہ کے کمرے میں چلی گئی وجیہہ بیگم اور انیسہ بیگم باتیں کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل رہی تھیں اس نے اپنے آنسو

صاف کئے اور کمرے کے اندر داخل ہوئی تو سارہ اور کنزہ مسکرا کر باتیں کر رہی تھیں انھیں دیکھ کر وہ اپنا ضبط کھو بیٹھی۔

"کنزہ۔" اس نے نم آواز میں کہا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی اور حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم رو کیوں رہی ہو؟" اس نے پوچھا تو وہ اس طرف آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"راحیل مجھ سے محبت نہیں کرتا، اس نے کہا ہے

اگلے مہینے اس کی شادی ہے۔" اس کے رونے میں روانی آئی تو سارہ نے ناسمجھی سے انھیں دیکھا۔

"وردہ میں نے اس سے بات کی تھی لیکن اس نے مجھ سے اس ٹاپک پر بات کرنے سے منع کر دیا تھا۔" کنزہ نے اسے بتایا۔

"تم اسے بتاتی میں اس سے محبت کرتی ہوں۔" اس نے روتے ہوئے کہا۔

"وہ تم سے محبت نہیں کرتا تم اسے بھول جاؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کنزہ کی بات سن کر اسے حیرانی ہی تو ہوئی تھی۔

"تم میری دوست ہو اور اسے بھولنے کا کہہ رہی ہو تم اس کی بہن ہو تبھی اس طرح کہہ رہی ہو۔" وردہ نے کہا اور رونے لگی۔

"زندگی میں جو آپ کو غلط راہ پر لے کر جائے وہ کبھی بھی آپ کے ساتھ مخلص نہیں ہو سکتا۔

تم میری دوست ہو میں نے اس لیے کہا ہے۔" کنزہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"وردہ رونا بند کرو، تم کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو؟" سارہ نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو اس نے اپنے آنسو صاف کئے اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ وہ دونوں حیرانی سے اسے دیکھنے لگیں۔

"راحیل اس ٹاپک پر بات نہیں کر رہا ہے، وردہ مجھ سے ناراض ہو کر چلی گئی۔" اس نے پریشانی میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں اس سے بات کروں گی، تم پریشان مت ہو۔" سارہ نے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ وہ پریشان ہو کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842